Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 55

شمارہ 44

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

9 شوال 1427 ہجری 2 نبوت 1385 2 / نومبر 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 28 / اکتوبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو صبر و استقلال کے ساتھ دُعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔

احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

”اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے۔ اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے

ارشاد باری تعالیٰ

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اٰبَآئِھِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اَبْنَآئِھِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اِخْوَانِھِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِھِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِھِنَّ اَوْ نِسَآئِھِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْھَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِھِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

(سورۃ نور آیت 32-31)

ترجمہ مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے یقیناً اللہ جو وہ کرتے ہیں اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں۔ سوائے اس کے کہ جو اس میں سے از خود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیر نگیں مردوں کے لئے یا مردوں میں ایسے خادموں کے لئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے لئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں اور وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ ظاہر کردیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں اور اے مومنو تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (النور: ۳۲-۳۳)

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بامر مجبوری بیٹھنا پڑے تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر بیٹھنا ہی ہے تو پھر راستے کے حقوق ادا کرو صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ حقوق کیا ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا نگاہ نیچی رکھنا یعنی گزرنے والی اجنبی عورتوں کو دیکھنے سے پرہیز کرنا، سلام کا جواب دینا، راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا اور ایک روایت میں ہے کہ بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا اور مصیبت زدہ کی تکلیف کو دور کرنا۔ (بخاری ومسلم)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”اسلامی پردہ کی یہی فلاسفی اور یہی ہدایت شرعی ہے خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے۔ یہ ان نادانوں کا خیال ہے جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچالینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غض بصر کہتے ہیں اور ہر ایک پرہیز گار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدنی زندگی میں غض بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جب اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آجائے گی اور اس کی تمدنی ضرورت میں بھی فرق نہیں پڑے گا۔ یہی وہ خلق ہے جس کو احصان اور عفت کہتے ہیں۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 30)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:۔ ”اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے۔ اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے کیونکہ ابتداء میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے“۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 136)

115واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگل، بدھ، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز جمعہ منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کردیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

احباب کرام!

بکثرت دہلی کانفرنس میں شمولیت کریں

جماعت احمدیہ دہلی کی سالانہ کانفرنس مورخہ 19.11.06 بروز اتوار مسجد بیت الہادی میں منعقد ہو رہی ہے۔ اجلاس کا پروگرام ٹھیک ساڑھے دس بجے شروع ہو جائے گا احباب زیادہ سے زیادہ اس کانفرنس میں شمولیت اختیار کریں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

پوپ صاحب کے جواب میں

(۲)

گزشتہ گفتگو میں ہم نے عرض کیا تھا کہ پوپ صاحب نے اپنی تقریر میں ایک حوالے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ''(حضرت) محمد نے دنیا کو نیا کیا دیا ہے''؟۔ اس کے جواب میں ہم نے عرض کیا تھا کہ اگر پوپ صاحب کی نئے سے مراد یہ ہے کہ عیسائیت نے حضرت آدم علیہ السلام کے بعد سے لیکر عیسائیت کے زمانے سے پہلے تک تمام بنیادی اصولوں کو تبدیل کر کے دنیا کو سب کچھ نیا ہی نیا دے دیا ہے انسان کو خدا بنا دیا ہے ایک خدا کو تین خداؤں میں تبدیل کر دیا ہے اور حضرت عیسیٰؑ کی صلیبی موت کو انسانوں کے گناہوں کا کفارہ قرار دے دیا ہے تو یقیناً یہ بالکل نئی باتیں ہیں مذاہب کی تاریخ میں ابتداء سے لیکر زمانہ عیسائیت تک یہ نئی باتیں ہمیں کہیں نظر نہیں آتیں نہ حضرت آدم علیہ السلام نے اس کی خبر دی نہ حضرت نوح نے اور نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقدس صحیفوں میں ان کا ذکر ہے نہ حضرت اسحاق نے یہ باتیں بتائیں نہ بنی اسرائیل کے بانی مبانی حضرت یعقوبؑ نے اس کی خبر دی نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تورات میں اس کا ذکر ہے نہ داؤدؑ کی زبور ہمیں اس کی اطلاع دیتی ہے اور نہ ہی موجودہ عیسائیت کے بعد قرآن مجید کہیں پر اس کی خبر دیتا ہے بلکہ نہایت زور سے ان جھوٹے عقیدوں کا ابطال کرتا ہے گزشتہ گفتگو میں ہم تفصیل سے اس تعلق میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مقدس فرمان سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت کر چکے ہیں۔

آج کی گفتگو میں ہم عیسائیت کے ان جدید تر اور باطل ترین عقیدوں یعنی تثلیث اور کفارہ کے تعلق میں کسی قدر تفصیل سے عرض کرنا چاہتے ہیں تا کہ ہمارے معزز قارئین کو معلوم ہو جائے کہ عیسائیت کے پیش کردہ ان جدید عقیدوں کی اصلیت کیا ہے۔ اور اسلام پر اعتراضات کرنے والوں کی اپنی حقیقت کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ عقیدے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہرگز پیش نہیں فرمائے نہ تو کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہیں نہ ہی انہوں نے کہیں بھی تین خداؤں کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی انہوں نے کہیں یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ اس دنیا میں اس لئے آئے ہیں تا کہ صلیب پر جان دے کر مخلوق خدا کو ان کے گناہوں سے نجات دیں اور نہ ہی کہیں آپ نے اپنے ان دعاوی کے دلائل پیش کئے ہیں کیونکہ اول تو ایسے دعاوی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی کہیں پر بھی نہیں ملتے اور اگر بفرض محال مل بھی جائیں تو پھر ایسے جدید اور انوکھے دعاوی کیلئے جن کی شروع دنیا سے آج تک کسی نبی نے خبر نہیں دی ایسے دلائل پیش کئے جانے ضروری تھے جو عقل انسانی کو مطمئن کر سکتے اس موقع سے پر ہم حضرت مسیح علیہ السلام کے ان آخری دنوں کے مکالمہ کو پیش کرتے ہیں جو صلیب پر چڑھائے جانے سے قبل انکا اور یہودی علماء کا ہوا یہ مکالمہ مکمل اور واضح طور پر فیصلہ کر دیتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کیا عقیدہ تھا۔ ملاحظہ فرمایئے۔

''میرا باپ جس نے انہیں مجھے دیا ہے سب سے بڑا ہے اور کوئی انہیں میرے باپ کے ہاتھ سے چھین نہیں لے سکتا میں اور باپ ایک ہیں تب یہودیوں نے پھر پتھر اٹھائے کہ اس پر پتھراؤ کریں یسوع نے انہیں جواب دیا کہ میں نے اپنے باپ کے بہت سے اچھے کام تمہیں دکھائے ہیں اُن میں سے کس کام کیلئے تم مجھے پتھراؤ کرتے ہو؟۔ یہودیوں نے اُسے جواب دیا اور کہا کہ ہم تجھے اچھے کام کیلئے نہیں بلکہ اس لئے تجھے پتھراؤ کرتے ہیں کہ تو کفر بکتا ہے اور انسان ہو کے اپنے تئیں خدا بناتا ہے۔ یسوع نے اُنہیں جواب دیا کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا تم خدا ہو؟ جبکہ اس نے انہیں جن کے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا اور ممکن نہیں کہ کتاب باطل ہو تم اسے جسے خدا نے مخصوص کیا اور جہان میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں''

(یوحنا باب ۱۰ آیت ۳۰۔۲۹)

کاسر الصلیب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس حوالہ کو درج کر کے فرماتے ہیں۔

''اب ہر ایک منصف اور ہر ایک متدین سمجھ سکتا ہے کہ یہودیوں کا یہ اعتراض تھا کہ انہوں نے باپ کا لفظ منکر اور یہ کہ میں اور باپ ایک ہیں یہ خیال کر لیا کہ یہ اپنے تئیں خدا تعالیٰ کا حقیقی طور پر بیٹا قرار دیتا ہے تو اس کے جواب میں حضرت مسیحؑ نے صاف صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ مجھ میں کوئی زیادہ بات نہیں دیکھو تمہارے (انبیاء کے) حق میں تو خدا کا اطلاق بھی ہوا ہے''

حضرت مسیح علیہ السلام نے دراصل اس موقع پر بائیبل کا وہ حوالہ پیش فرمایا تھا جس میں لکھا ہے کہ ''میں نے کہا تم الٰہ ہو اور تم سب حق تعالیٰ کے فرزند ہو'' (زبور باب ۸ آیت ۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اب ظاہر ہے کہ اگر حضرت مسیحؑ درحقیقت اپنے تئیں ابن اللہ جانتے اور حقیقی طور سے اپنے تئیں خدا تعالیٰ کا بیٹا تصور کرتے تو اس بحث اور پرخاش کے وقت میں جب یہودیوں نے ان پر الزام لگایا تھا مرد میدان ہو کر صاف اور کھلے کھلے طور پر کہہ دیتے کہ میں درحقیقت ابن اللہ ہوں اور حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کا بیٹا ہوں۔ بھلا یہ کیا جواب تھا کہ اگر میں اپنے تئیں بیٹا قرار دیتا ہوں تو تمہیں بھی تو خدا کہا گیا ہے بلکہ اس موقع پر تو خوب تقویت اپنے اثبات دعویٰ کی ان کو ملی تھی...... اُنہیں اس وقت کہنا چاہئے تھا کہ تم تو اس قدر بات پر ناراض ہو گئے کہ میں نے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں اور میں تو بموجب تمہاری کتابوں کے اور بموجب فلاں فلاں پیشگوئی کے خدا بھی ہوں قادر مطلق بھی ہوں خدا کا ہمتا ہوں کون سا مرتبہ خدائی کا ہے جو مجھ میں نہیں ہے''۔

(جنگ مقدس اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ صفحہ ۳۵۔۳۶)

اس موقع پر حضرت مسیح علیہ السلام کا صاف فرمانا کہ جس طرح تم لوگ خدا کے فرزند ہو میں بھی خدا کا فرزند ہوں اور جس طور پر تم کو کتاب مقدس میں اللہ اور خدا لکھا گیا ہے میں بھی تمثیلی طور پر الٰہ یا خدا ہوں، صاف بتاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ خود کو حقیقی طور پر خدا یا خدا کا بیٹا نہیں سمجھتے تھے بلکہ جس طرح بائیبل میں

☆۔ اسرائیل کو خدا کا بیٹا قرار دیا گیا ہے۔ (خروج 22:4)

حضرت سلیمان کو خدا کا بیٹا قرار دیا گیا (ا۔ تواریخ 22:10-9) اور دیگر انبیاء کو خدا کے فرزند قرار دیا گیا اسی طرح حضرت عیسیٰ خود کو خدا کا بیٹا سمجھتے تھے۔

جہاں تک اس بات کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح نے جو معجزے دکھائے تھے اس بناء پر وہ خدا اور خدا کے بیٹے ہیں تو واضح ہو کہ بعض انبیاء نے تو حضرت مسیح سے بھی بڑھ کر معجزے دکھائے تھے بائیبل میں لکھا ہے۔

☆...... الیسع نے مُردے زندہ کئے تھے (۲ سلاطین باب 4: 35-37)

☆...... ایلیا نے دریا کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے (۲ سلاطین 2/8)

☆...... یشوع نے چاند سورج کو حکم دے کر کھڑا کر دیا تھا۔ (یشوع 12:10-14)

☆...... یسعیاہ نے سورج کو حکم دے کر دس درجہ پیچھے ہٹا دیا۔ (۲۔ سلاطین 11:20)

بھلے ہی یہ معجزے سائنسی اعتبار سے صحیح ثابت ہو سکیں یا نہ ہو سکیں لیکن بہر حال یہ معجزے حضرت مسیح کے معجزوں سے بڑھ کر ہیں جن کو تمام عیسائی بھی تسلیم کرتے ہیں۔

اور اگر کہا جائے کہ یسوع صرف ماں سے پیدا ہوا اس لئے خدا کا بیٹا ہے تو پھر حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق کیا کہا جائے گا جو ماں اور باپ کے بغیر پیدا ہوئے۔ (دیکھو عبرانیوں 7/13)

ان تمام حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صرف اور صرف خدا کے مقدس بندے اور نبی اور رسول تھے۔ چنانچہ آپ نے خود مختلف مواقع پر فرمایا ہے کہ

''یسوع نے پکار کر کہا وہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے مجھ پر نہیں بلکہ اس پر جس نے مجھے بھیجا ہے ایمان لاتا ہے'' (یوحنا 12/44)

پھر فرمایا۔ ''ہمیشہ کی زندگی یہی ہے کہ وہ تجھ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح جس کو تو نے بھیجا ہے جانیں'' (یوحنا 3/17)

ان ہر دو حوالہ جات میں ''جس کو تو نے بھیجا ہے'' کہ عربی زبان میں ''رسول'' ہی ترجمہ بنتا ہے اور گویا عیسیٰ مسیح خود کو رسول ہی سمجھتے تھے۔

علاوہ اس کے انجیل مقدس سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ آپ کے حواری آپ پر ''نبی'' سمجھ کر ہی ایمان لاتے تھے چنانچہ یوحنا میں لکھا ہے کہ فریسیوں نے ایک اندھے شخص سے۔ جس کو یسوع مسیح نے آنکھیں بخشی تھیں پوچھا کہ یہ کون ہے جس پر تو ایمان لایا ہے وہ بولا ''وہ ایک نبی ہے'' (یوحنا 9/17)

اور یہی وہ بات ہے جس کا ذکر قرآن مجید نے یوں فرمایا ہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (المائدہ 83)

یعنی یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے جبکہ مسیح نے تو یہی کہا تھا اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب اور تمہارا بھی رب ہے یقیناً وہ جو اللہ کا شریک ٹھہرائے۔ اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے اور ظالموں کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

پھر فرمایا:۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ. اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (المائدہ 76-74)

یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے (بھی) جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے ایک ہے حالانکہ ایک ہی معبود کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور اگر وہ اس سے باز نہ آئے جو وہ کہتے ہیں تو ان میں سے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا دردناک عذاب ضرور آئے گا پس کیا وہ اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکتے نہیں اور اس سے بخشش طلب نہیں

باقی صفحہ 15 پر دیکھیں

خطبہ جمعہ

رمضان کے مہینے کی یہ بھی اہمیت ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر پہلے سے بڑھ کر نظر رکھتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔

نمازوں کے قیام کی توفیق ملنے، مغفرت اور ثبات قدم کے عطا ہونے اور دنیا و آخرت کی حسنات کے حصول اور آگ کے عذاب سے بچنے کے لئے مختلف قرآنی دعاؤں کا تذکرہ

اس رمضان میں ان دعاؤں کا صحیح ادراک حاصل کرتے ہوئے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ قیام نماز کا عادی بن جائے اور پھر اس کو اپنی نسلوں میں بھی اور دوسروں میں بھی پھیلانے والا ہو۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 29 ستمبر 2006ء بمطابق 29 تبوک 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتہ سے رمضان شروع ہے۔ یہ مہینہ ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن اتارا اور فرمایا کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ (البقرۃ:186) رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔

پس اس ہدایت سے تبھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جب اس کو پڑھ کر اس پر عمل بھی کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں بہت سے احکامات اتارے جو ہمارے کرنے کے لئے ہیں۔ بہت سے احکامات ایسے اتارے جن میں بعض قسم کی باتوں سے روکا گیا ہے۔ پھر بہت سی دعائیں سکھائیں جو گزشتہ انبیاء کی دعائیں ہیں اور ایسی دعائیں بھی سکھائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی گئیں اور قرآن کریم میں ان دعاؤں کے بیان کرنے کا مقصد اُمّت کو اس طرف توجہ دلانا تھا کہ مختلف قسم کے حالات پیدا ہوں تو اُن حالات کے پیش نظر جو قرآن کریم میں جو مختلف قسم کی دعائیں ہیں وہ دعائیں کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے یہ مختلف قسم کی دعائیں قرآن کریم میں اس لئے جمع کی ہیں تا کہ ایک مومن بندہ ان سے فائدہ اٹھائے۔ اور خالص ہو کر اس کی صفات کے حوالے سے، اس حوالے سے کہ اے خدا تُو نے خود یہ دعائیں ہمیں سکھائی ہیں، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے جب اس سے دعائیں مانگے تو خدا تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جس کا مَیں نے گزشتہ خطبہ میں ذکر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے یہ ایسے احسانات ہیں جو بارش کی طرح برس رہے ہیں جو اُس کے حضور خالص ہو کر جھکنے والے کے لئے کبھی نہ ختم ہونے والے ہیں۔ آج بھی مَیں اسی مضمون کو جاری رکھوں گا جو قرآن کریم میں سکھائی گئی دعاؤں کا مضمون ہے۔ رمضان کے مہینے کی یہ بھی اہمیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس مہینے میں پہلے سے بڑھ کر اپنے بندے پر نظر رکھتا ہوں، اس کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔

جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

پس ہمیں اُن اعمال کی ضرورت ہے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے تا کہ ہماری یہ معمولی کوششیں اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہوں۔ اللہ تعالیٰ اِن دنوں میں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پہلے سے بڑھ کر، عام حالات سے بڑھ کر اپنے بندے پر مہربان ہوتا ہے۔ معمولی نیکیاں بھی بہت بڑے اجر پا لیتی ہیں۔ بھول چوک اور غلطیوں سے اللہ تعالیٰ صرف نظر فرماتا ہے۔ پس ہر مومن کو ان دنوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

جیسا کہ حدیث میں فرمایا گیا روزے اور عبادتوں کی وجہ سے شیطان جکڑا جاتا ہے۔ اس کے آگے روکیں کھڑی ہو جاتی ہیں، ماحول ایسا بن جاتا ہے کہ شیطان کی کوئی پیش نہیں جاتی۔ پس اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے لئے بڑی بدقسمتی کی بات ہوگی کہ وہ رمضان پائے، وہ اپنی زندگی میں رمضان دیکھے اور پھر اپنے گناہ نہ بخشوائے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف قدم بڑھانے کی طرف مزید کوشش نہ کرے۔

آج پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مہینے میں داخل فرمایا ہے۔ شیطان جکڑا ہوا ہے، نیکیوں کے کئی گنا بڑھ کر اجر مل رہے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک اس سے بھرپور فائدہ اٹھائے اور اٹھانے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی نیکیوں میں سے سب سے زیادہ اس کی عبادت، اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق نمازوں کے پڑھنے سے دلچسپی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس طرح نمازوں کی ادائیگی پسند ہے جس طرح اس نے بتایا ہوا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے، اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اُن تمام شرائط پر عمل کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں نمازیں ادا کرتا ہے تو وہ ایسی نمازیں نہیں ہوتیں جو الٹا کر منہ پر ماری جانے والی نمازیں ہوں۔ اور یہی مقصد انسان کی پیدائش کا اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

ہر نیکی کی طرح نمازیں پڑھنے کی یہ توفیق بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں ہمیں ایسی دعا سکھائی جو نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہماری نسلوں کے لئے بھی ہے۔ اور جب نسلاً بعد نسلٍ جب یہ دعا مانگی جاتی رہے گی تو اللہ تعالیٰ اپنی اس دعا کے طفیل جو اس نے ہمیں سکھائی ہے عبادت کرنے والے بھی پیدا فرماتا چلا جائے گا۔ فرماتا ہے کہ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراھیم:41) اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے رب اور میری دعا قبول کر۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلے انبیاء کے ذریعہ سے دعائیں سکھائی ہیں۔ یہ دُعا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مانگی تھی کہ جس طرح مجھے نمازوں پر قائم کیا ہے اسی طرح میری نسلوں میں بھی قائم کرتا رہ۔ اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جن کی نسل میں سے وہ نبی برپا ہونے والا تھا جو تمام نبیوں سے افضل تھا اور ہے، یہ دعا اُس نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی مانگی تھی تا کہ آپؐ کی اُمت میں بھی نمازی پیدا ہوتے چلے جائیں۔ پس یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ مقام کو بھی ظاہر کرنے والی ہے کہ آپؐ کے لئے اور آپؐ کی امت کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی دعائیں کر رہے ہیں۔ اور یہ دعا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے سکھائی ہے کہ جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام تو نماز قائم کرنے والے تھے، آپؑ نے یہ دعا کی کہ مَیں بھی نمازیں قائم کرنے والوں کا امام ہوں اور ہمیشہ رہوں اور میری نسلیں بھی ہمیشہ نمازیں قائم کرنے والے بناتی چلی جائیں۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعا کا علم دے کر ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا کہ آپؐ بھی اس مقام تک پہنچے ہوئے ہیں۔ جہاں آپ نماز قائم کرتے ہوئے اپنی امت کے لئے بھی نمازیں قائم کرنے والے پیدا ہونے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ دوسرے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تو اللہ تعالیٰ نے نبی پیدا فرمائے تھے اور گو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی لیکن آپؐ کی امت کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری اُمت میں سے بھی میں ایسے نیک فطرت علماء پیدا کرتا رہوں گا جو بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر ہیں اور اس زمانے میں یہ نیک فطرت علماء وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس زمانے کے مسیح و مہدی کو مان لیا۔ وہ علماء جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے والے اور عبادتیں کرنے والے پیدا ہوتے رہیں گے۔ وہ علماء نہیں جو آج کل سیاست میں گرفتار ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا کوئی معمولی اور عارضی دعا نہیں تھی بلکہ یہ دعا قیامت تک کے لئے تھی اور آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علاوہ کوئی نہیں جو نماز کے قیام کی کوشش کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے تو بہت سے نبی پیدا ہوئے لیکن صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر قائم رہنے والے ہی ہیں جو قیام نماز کی کوشش کرتے ہیں۔ آج تمام دنیا میں صرف نیک فطرت مسلمان ہیں جو نماز کے قیام کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی تمام دنیا میں قیام نماز کو رائج فرمانا تھا، کیونکہ آپؐ ہی وہ واحد نبی ہیں جو تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام جن کو ابوالانبیاء بھی کہا جاتا ہے ان سے بھی یہ دعا کہلوائی جو پیشگوئی کا بھی رنگ رکھتی ہے۔ پس یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے اس دعا کا قرآن کریم میں ذکر کر کے اُمت کی بھی ذمہ داری لگادی کہ قیام نماز کے لئے کوششیں کرتے رہو۔ کیونکہ قیام نماز خدائے واحد کے آگے جھکنے اور وحدانیت کو قائم کرنے کی بھی ایک علامت ہے۔ پس آخری زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کے جس موعود فرزند اور مسیح و مہدی نے آنا تھا اس نے یہ وحدانیت پیدا کر کے قیام نماز بھی کرنا تھا۔ پس آج جماعت احمدیہ کی یہ ذمہ داری لگائی گئی ہے جو مسیح محمدی کی جماعت ہے، جس کو آج دنیا کے کونے کونے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پھیلا دیا ہے، کہ دنیا کے ہر کونے میں جہاں بھی وقت کے لحاظ سے (مختلف اوقات ہوتے ہیں) نماز کا وقت آئے تو قیام نماز کی کوشش کرتے رہیں تا کہ اس وجہ سے جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت بھی اور ہر احمدی بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے رہیں۔ اکثر ہم میں سے نماز میں درود شریف کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے جو دعائیں پڑھتے ہیں ان میں یہ دعا بھی پڑھتے ہیں۔ تو اس پر غور کریں۔ ایک فکر کے ساتھ اس دعا کی قبولیت مانگنی چاہئے تا کہ نسلوں میں بھی اور جماعت کے ہر فرد میں بھی قیام نماز کی طرف توجہ رہے۔ یہ دعا تو خالص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کے لئے ہے۔ کبھی نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول نہ کرے اور لوٹا دے۔

رمضان کے ان دنوں میں، جب تقریباً ہر ایک کو نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہوتی ہے ایک فکر کے ساتھ، غور کر کے یہ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بعد میں بھی قیام نماز ہوتا رہے گا۔ اور یہ دُعا یقیناً استجابت کا مقام حاصل کرے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔ پس اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہمیں بھی اس اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جیسا کہ مَیں نے کہا آج کل اس کا بہترین موقع ہے۔ اور یہی چیز ہے جس سے وہ مقام حاصل ہوگا جس سے ایک بندہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بن کر اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس برکت کو حاصل کرنے کے لئے یہ موقع عطا فرمایا ہے۔ ایک دفعہ پھر ہمیں رمضان میں داخل فرمایا ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (التوبہ:186) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے“۔ یعنی نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور فرمایا کہ ”تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے“۔ اس سے دوری پیدا ہو جائے۔ نیکیوں میں ترقی کرے ”اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے“۔ (البدر جلد1 نمبر7 مورخہ12/ دسمبر1902ء صفحہ52. ملفوظات جلد دوم صفحہ561-562 جدید ایڈیشن)

پس برائیوں سے بچنے کے لئے اور نیکیوں میں ترقی کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے اس مہینے میں خاص طور پر ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور یہ کوشش ہو کہ اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کرے اور سنوار کر ادا کرتے رہنے کے لئے دعا کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل ہمیشہ جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس دعا کا فہم و ادراک عطا فرماتے ہوئے اس دعا کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے تا کہ ہمیشہ جماعت کے لئے قیام نماز ایک طرّہ امتیاز رہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا بھی بتائی کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (البقرۃ:129) اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے اور ہماری ذریت میں سے بھی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تو دیکھیں ہمیشہ قیام نماز کو جاری رکھنے اور قائم رکھنے کے لئے، عبادتوں کو زندہ رکھنے کے لئے یہ دعا سکھائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے گروہ پیدا کرتا چلا جائے جو حقیقت میں عبادت اور قربانیوں کے مقصد اور فلسفے کو سمجھتے ہوئے عبادتیں کرنے والے اور قربانیاں کرنے والے ہوں۔ اور اے خدا! یہ سب تیرے خاص فضل اور رہنمائی سے ہوگا۔ اس لئے ہمیشہ ایسے لوگ اور گروہ پیدا فرماتا رہ جن کو تیری براہ راست رہنمائی بھی حاصل ہوتی رہے، ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو رہنمائی کرنے والے ہوں۔ (ہر ایک کو تو علیحدہ علیحدہ نہیں الہام ہوتا۔) اور کبھی یہ نہ ہو کہ تیری رہنمائی سے یہ اُمت محروم ہو جائے۔ یہاں اس دعا کی انتہا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہوتی ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ دعا کی اور دنیا نے دیکھا کہ عرب کے اُن وحشیوں میں کیا انقلاب آیا کہ وہ لوگ ایسے باخدا انسان بنے جن کی راتیں عبادت کرتے ہوئے اور دن اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں کرتے ہوئے گزرتے تھے۔ اور آپ کی یہ دعا صرف آپ کے وقت تک محدود نہ تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور تا قیامت قبولیت کا درجہ پا گئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کی معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں حاصل ہوئی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اب آپ کی امت اس کے دائمی نظارے دیکھنے لگی، اس میں دائمی نظارے نظر آنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو مکمل طور پر کبھی بگڑنے نہ دیا۔ ایک ہزار سال کا اندھیرا زمانہ آیا اس میں بھی اللہ تعالیٰ اولیاء امت اور مجدّدین کے ذریعہ سے عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھاتا چلا گیا۔ مجدّدین اور اولیاء کے ذریعہ ہمیشہ ایک گروہ ایسا رہا جو صحیح طور پر اس تعلیم پر عمل کرنے والا رہا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ پھر مجددِ آخر الزماں اور خاتم الخلفاء اور خاتم الاولیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو قبول فرماتے ہوئے مبعوث فرمایا جنہوں نے اسلام کی صحیح تعلیم اور عبادت کے صحیح طریقے ہمیں سکھائے۔ آپؑ نے ہمیں بتایا کہ موقع و محل کے حساب سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے بجالانے والا ہر صحیح عمل ہی اصل میں صحیح طور پر قربانی اور عبادت کہلا سکتا ہے۔ پس جہاں حقوق اللہ کی بجا آوری اور عبادت کا صحیح طریق ضروری ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق حقوق العباد ادا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بنتا ہے۔ اور یہی زندگی کا اصل مقصد ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی طرف ہی اُن کی دعا قبول کرتے ہوئے جھکتا اور رحم فرماتا ہے جو حقوق اللہ بھی ادا کرنے والے ہوں اور حقوق العباد بھی بجالانے والے ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیکی کے بارے میں مختلف سوال کرنے والوں کو جو آپؐ سے پوچھا کرتے تھے ان کے حالات کے مطابق مختلف قسم کی رہنمائی فرمایا کرتے تھے۔ مثلاً کسی کے سوال کرنے پر کہ بڑی نیکی کیا ہے؟ فرمایا جہاد کرنا ہے۔ کسی کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے فرمایا کہ تمہارے لئے سب سے بڑی نیکی مالی قربانی ہے۔ کسی کو جو عبادتوں میں کمزور تھا فرمایا کہ تہجد کی ادائیگی سب سے بڑی نیکی ہے۔ کسی کو جو جہاد سے ڈرنے والے تھے فرمایا کہ جہاد کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔ کسی کو رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ پس حالات کے مطابق عمل کرنا ہی اصل میں صحیح نیکی ہے اور یہ نیکیاں ہی پھر عبادت کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ پس اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موعود مسیح نے جن باتوں کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے وہ عبادتوں اور قربانیوں کے صحیح طریق ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے حملے کی وجہ سے ایک وقت میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تلوار کے جہاد کو ضروری قرار دیا تھا تو آج مناسک کا معیار، قربانی کا معیار قلم کا جہاد ہے، تبلیغ اسلام ہے، اسلام کا خوبصورت پیغام جو امن اور صلح کا پیغام ہے، اس کو دنیا میں پہنچانا ہے۔

پس آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن اور اسلام کی تعلیم کو سمجھ کر جو تعلیم ہمیں دی ہے اور جس طرف ہمیں بلایا ہے وہی اصل عبادت اور قربانی کا طریق ہے جسے ہر احمدی نے اپنانا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی خلاف اسلام یا شریعت کے خلاف حکم نہیں دیا بلکہ جن معاملات کو، جن باتوں کو غلط سمجھ کر بعض علماء نے جن کو اتنا فہم وادراک نہیں تھا پھیلانا چاہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے بارہ میں صحیح رہنمائی کی کہ حقیقت میں کیا چیز ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اس دعا کے ساتھ، اس تعلیم کے ساتھ، اس صحیح اسلامی تعلیم کے ساتھ چمٹے رہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں پہنچائی، ہمیں سکھائی، تا اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف فرماتے ہوئے ہم پر رحم فرماتا رہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا ہی ثمرہ ہیں جنہوں نے اس زمانے میں صحیح رہنمائی کرنی تھی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش اور رحم طلب کرنے کے لئے بعض دعائیں سکھائی ہیں۔ بعض دعائیں ہی مختصراً بغیر کسی تفصیل کے پڑھتا ہوں۔ فرمایا وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ (المومنون:119) تو کہہ اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

پھر ایمان کی مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی کہ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17) اے ہمارے رب یقیناً ہم ایمان لے آئے پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

پھر انجام بخیر کی اور بخشش کی دعا سکھائی، ثابت قدم رہنے کی دعا سکھائی کہ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (آل عمران:194) کہ اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

یہ دعا بھی جیسا کہ میں نے کہا ایمان میں مضبوطی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش حاصل کرنے اور انجام بخیر کے لئے ہے۔ کہ اے اللہ! ہم نے اس زمانے کے امام کو مان کر جو روحانی ترقی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے کہیں ہمارے گناہوں کی زیادتی، ہماری کمزوریاں، ہماری کوتاہیاں اس میں روک نہ بن جائیں۔ اس زمانے کے امام کو ماننے کے بعد، قبول کرنے کے بعد اپنی شامت اعمال کی وجہ سے ہم اس روشنی سے بے بہرہ نہ رہ جائیں جو اصل میں تیرے نور کی روشنی ہے اور جو اس آنے والے نے ہمیں دی ہے۔ پس ہمارے گناہ بخش اور آئندہ بھی ان گناہوں سے بچا اور اس دعویدار کے دعویٰ پر مکمل ایمان لانے والوں اور ان برکات سے حصہ پانے والوں میں ہمیں شامل کرتا رہ جو اس کے ساتھ مقدر ہیں۔ اور جب ہمارا آخری وقت آئے تو اس صورت میں جائیں کہ نیکوں میں ہمارا شمار ہو۔

پھر ایک دعا سکھائی کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (آل عمران:148) کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملے میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

پس اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جو یہ دعائیں ہمیں سکھائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ گناہ نہ بخشنے والا ہوتا تو یہ دعا نہ سکھاتا۔ پس یہ ہے ہمارا خدا جو ہمیں یہ دعائیں سکھا رہا ہے کہ ہم نیکیوں پر قائم رہیں اور گزشتہ گناہوں کی معافی مانگیں۔ پھر یہ بھی ہو کہ ہم کہیں جان بوجھ کر ان برائیوں کو دہرانے والے نہ ہوں، ان غلطیوں میں دوبارہ پڑ جانے والے نہ ہوں۔

آجکل پاکستان سمیت بعض ملکوں میں احمدیوں کے خلاف جو وقتاً فوقتاً کوئی نہ کوئی شوشہ اٹھتا رہتا ہے، محاذ کھڑے ہوتے رہتے ہیں تو ہمیں اس دعا کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے تاکہ ثبات قدم بھی رہے ہم اپنے دین پر قائم بھی رہیں اور مخالفین کے خلاف اللہ تعالیٰ مدد بھی فرماتا رہے۔

پھر ایک دعا سکھائی کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:24) کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحم کو سمیٹنے کے لئے یہ بہت اہم دعا ہے۔ بعض گناہ لاعلمی میں ہو جاتے ہیں، احساس نہیں ہوتا اس لئے مستقلاً استغفار بہت ضروری ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بداثرات سے محفوظ رکھے اور برائیاں کرنے سے بھی بچاتا رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے‘‘۔ جب کوئی سزا آتی ہے، کوئی پکڑ آتی ہے تو خدا پر شکوے شروع ہو جاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنے آپ کو دیکھیں کہ خود کتنی نیکیاں کرنے والے ہیں، کس حد تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔ فرمایا کہ ’’انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ہے۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کروایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا، ہو اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے‘‘۔ انسان کے جسم کا ہر عضو گناہ کرتا ہے۔ تو ہر ایک سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا کہ ’’آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:24)‘‘۔ ’’یہ دعا اول ہی قبول ہو چکی ہے‘‘۔

(البدر جلد 1 نمبر 9 مورخہ 26 دسمبر 1902ء، صفحہ 66۔ ملفوظات جلد دوم صفحہ 577 جدید ایڈیشن)

پس ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اس دعا کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے کیونکہ آج کل تو حضرت مسیح موعود کے زمانے سے بھی زیادہ گناہ اور ظلمت پھیل چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے محفوظ رکھے اور اللہ کی رحمت ہمیشہ شامل حال رہے۔ آپؑ نے فرمایا تھا کہ آج کل حضرت آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے تو اس طرف بہت توجہ دیں۔

پھر اسی دعا کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ’’دعا ایسی شے ہے کہ جب آدم کا شیطان سے جنگ ہوا تو اس وقت سوائے دعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پر آدم نے فتح بذریعہ دعا پائی‘‘ اور وہ دعا یہی تھی کہ ’’رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ‘‘۔ (بدر جلد 2 نمبر 10 مورخہ 27 مارچ 1903ء، صفحہ 77۔ ملفوظات جلد سوم صفحہ 171 جدید ایڈیشن)

پھر فرمایا کہ ’’ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتداء میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا‘‘ یعنی آدم نے شیطان سے اپنے آپ کو بچایا تھا۔ ’’اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا، نہ تلوار سے .... آدم اول کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی .... اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرنا ہے اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی‘‘۔

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

(الحکم جلد 7نمبر12مورخہ31/مارچ1903ء صفحہ8. ملفوظات جلد سوم صفحہ190-191 جدید ایڈیشن)

پس جہاں یہ دعا ذاتی طور پر مانگنی چاہئے وہاں جماعتی ترقی کے لئے بھی یہ دعا بہت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو آدم کہا، اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو آدم کہا ہے۔

پھر دنیا و آخرت کی حسنات کے لئے ایک دعا سکھائی کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202) کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کو بھی فرمایا کرتے تھے کہ صرف آخرت کی حسنات نہ مانگو بلکہ دنیا کی حسنات بھی مانگو۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت فرمائی جو بیماری کے باعث کمزور ہوتے ہوئے بہت دبلا پتلا ہو گیا تھا، چوزے کی طرح ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کر کے فرمایا کیا تم کوئی خاص دعا کرتے ہو اس نے جواب دیا ہاں‘‘ پھر اس نے بتایا کہ مَیں یہ دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! جو سزا تو مجھے آخرت میں دینے والا ہے وہ مجھے اس دنیا میں دے دے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! تم اس کی طاقت نہیں رکھتے کہ خدا کی سزا اس دنیا میں حاصل کرو۔ تم یہ دعا کیوں نہیں کرتے کہ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہ اے اللہ تو ہمیں اس دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اس بیمار نے یہ دعا کی تو اللہ کے فضل سے شفایاب ہو گئے۔ صحت مند ہو گئے۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء. باب کراھۃ الدعاء بتعجیل العقوبۃ فی الدنیا)

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بے فائدہ چیز نہیں ہے اور اس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس سے انسان کی دنیا اور دین دونوں سنور جاتے ہیں۔ اور اسے اس جہان میں اور آنے والے جہان دونوں میں آرام اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔

دیکھو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202) اے ہمارے ربّ ہمیں اس دنیا میں بھی آرام اور آسائش کے سامان عطا فرما اور آنے والے جہاں میں آرام اور راحت عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

دیکھو دراصل رَبَّنَا کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف ایک باریک اشارہ ہے۔ کیونکہ رَبَّنَا کا لفظ چاہتا ہے کہ وہ بعض اور ربّوں کو جو اس نے پہلے بنائے ہوئے تھے ان سے بیزار ہو کر اس ربّ کی طرف آیا ہے اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا۔ ربّ کہتے ہیں بتدریج کمال کو پہنچانے والے اور پرورش کرنے والے کو‘‘۔ یعنی وہ جو کسی چیز کی انتہا کو آہستہ آہستہ ایک پراسس (Process) میں سے گزار کر انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ ’’اصل میں انسان نے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں‘‘۔ بہت سے خدا بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ ’’اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے‘‘۔ ہوشیاریوں، چالاکیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے۔ ’’تو وہی اس کے ربّ ہیں۔ اگر اسے اپنے علم کا یا قوت بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اس کے ربّ ہیں۔ اگر اسے اپنے حسن یا مال و دولت پر فخر ہے تو وہی اس کا ربّ ہے۔ غرض اس طرح کے ہزاروں اسباب، اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ جب تک ان سب کو ترک کر کے ان سے بیزار ہو کر اس واحد لاشریک سچے اور حقیقی رب کے آگے سر نیاز نہ جھکائے اور رَبَّنَا کی پُر درد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانے پر نہ گرے تب تک وہ حقیقی رب کو نہیں سمجھا۔ پس جب ایسی دل سوزی اور جاں گدازی سے اس کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرتا اور اسے مخاطب کرتا ہے کہ رَبَّنَا یعنی اصل اور حقیقی رب تو تو ہی تھا مگر ہم اپنی غلطی سے دوسری جگہ بھٹکتے پھرتے رہے۔ اب مَیں نے ان جھوٹے بتوں اور باطل معبودوں کو ترک کر دیا ہے اور صدق دل سے تیری ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں، تیرے آستانہ پر آتا ہوں‘‘۔ تو جب اس طرح دعا کریں گے، اللہ تعالیٰ پھر توجہ کرتا ہے۔

فرمایا ’’غرض بجز اس کے خدا کو اپنا رب بنانا مشکل ہے۔ جب تک انسان کے دل سے دوسرے ربّ اور ان کی قدر و منزلت و عظمت و وقار نکل نہ جاوے تب تک حقیقی ربّ اور اس کی ربوبیت کا ٹھیکہ نہیں اٹھاتا۔

بعض لوگوں نے جھوٹ ہی کو اپنا ربّ بنایا ہوا ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہمارا جھوٹ کے بدوں گزارا مشکل ہے‘‘۔ جھوٹ کے بغیر گزارا مشکل ہے۔ ’’بعض چوری و راہزنی اور فریب دہی ہی کو اپنا ربّ بنائے ہوئے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ اس راہ کے سوا ان کے واسطے کوئی رزق کا راہ ہی نہیں۔ سو ان کے ارباب وہ چیزیں ہیں۔ دیکھو ایک چور جس کے پاس سارے نقب زنی کے ہتھیار موجود ہیں اور رات کا موقعہ بھی اس کے مفید مطلب ہے اور کوئی چوکیدار وغیرہ بھی نہیں جاگتا ہے تو ایسی حالت میں وہ چوری کے سوا کسی اور راہ کو بھی جانتا ہے جس سے اس کا رزق آ سکتا ہے؟ وہ اپنے ہتھیاروں کو ہی اپنا معبود جانتا ہے۔ غرض ایسے لوگ جن کو اپنی ہی حیلہ بازیوں پر اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے ان کو خدا سے استعانت اور دعا کرنے کی کیا حاجت؟ دعا کی حاجت تو اسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اُس دَر کے نہ ہو۔ اسی کے دل سے دعا نکلتی ہے۔ غرض رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً ...... الخ ایسی دعا کرنا صرف انہیں لوگوں کا کام ہے جو خدا ہی کو اپنا ربّ جان چکے ہیں اور ان کو یقین ہے کہ ان کے رب کے سامنے اور سارے ارباب باطلہ ہیچ ہیں۔

آگ سے مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہوگی بلکہ دنیا میں بھی جو شخص ایک لمبی عمر پاتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہیں۔ تجربہ کار جانتے ہیں کہ قسم قسم کی آگ دنیا میں موجود ہے۔ طرح طرح کے عذاب، خوف، حزن، فقر و فاقے، امراض، ناکامیاں، ذلت و ادبار کے اندیشے، ہزاروں قسم کے دکھ، اولاد، بیوی وغیرہ کے متعلق تکالیف اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملات میں الجھن‘‘۔ جو بے تحاشا دنیاوی مسائل ہیں۔ فرمایا ’’غرض یہ سب آگ ہیں۔ تو مومن دعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔ جب ہم نے تیرا دامن پکڑا ہے تو ان سب عوارض سے جو انسانی زندگی کو تلخ کرنے والے ہیں اور انسان کے لئے بمنزلہ آگ ہیں بچائے رکھ‘‘۔

(الحکم جلد 7نمبر11مورخہ24/ مارچ 1903ء صفحہ9-10. ملفوظات جلد سوم صفحہ144-145 جدید ایڈیشن)

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو باتوں کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ ایک تو یہ کہ خالص ہو کر یہ دعا کرنے والا جب دعا کرتا ہے تو شرک سے اپنے آپ کو پاک کرتا ہے۔ فرمایا رَبَّنَا کا لفظ یہ تقاضا کرتا ہے کہ باقی تمام جھوٹے خدا جو دل میں بنائے ہوئے ہیں ان سے نجات حاصل کر کے مَیں تیرے پاس آیا ہوں۔ دوسرے یہ کہ جب آخرت کی حسنات کے ساتھ دنیا کی حسنات مانگی ہیں تو اس دنیا میں بھی جو انسان کے ساتھ متفرق قسم کے مسائل لگے ہوئے ہیں بعض دفعہ وہ دل کو بے چین کر دیتے ہیں۔ جب انسان ان مسائل میں الجھا ہوتا ہے، بعض لوگ یوں سمجھتے ہیں کہ اس آگ میں جل رہے ہیں۔ لوگ بڑے پریشانی کے خطوط بھی لکھتے ہیں۔ پس یہ دعا اگر صحیح معنوں میں کی جائے گی تو شرک سے بچاتے ہوئے آخرت کے عذاب سے بھی بچا رہی ہوگی۔ کیونکہ جب دعا کرنے والا خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک رہا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی دعا مانگتے ہوئے اس دنیا کی پریشانیوں کی آگ سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کر رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ پھر فضل فرماتا ہے۔ پس یہ بڑی جامع دعا ہے اور جس طرح پہلی دعا جو مَیں نے شروع میں پڑھی تھی۔ جس کے متعلق مَیں نے کہا تھا کہ درود شریف کے ساتھ عموماً وہی دعا لکھی ہوتی ہے۔ دعائیں اور بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ لیکن پہلی دعا کی طرح یہ دعا بھی نماز میں پڑھی جاتی ہے اور عام طور پر یہ دونوں دعائیں ہی جماعت کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں جو مَیں نے شروع میں اور آخر پر پڑھیں۔ اس لئے احمدی اس کو زیادہ پڑھتے ہیں۔ اس لئے ہر قسم کی آگ سے بچنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے عبادت بڑی ضروری ہے جس کی شکل اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہلی دعا میں قیام نماز بتائی۔

پس اس رمضان میں ان دُعاؤں کا صحیح فہم و ادراک حاصل کرتے ہوئے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ قیام نماز کا عادی بن جائے اور پھر اس کو اپنی نسلوں میں بھی اور دوسروں میں بھی پھیلانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

MUSTAFA BOOK COMPANY

Agent of Govt. Publication and Educational Suppliers

Fort Road, Kannur-1, Ph: 2769809

C.B.S.E, N.C.E.R.T, College, +2, Text & Guides, Stationeries

School Guides, Computer Stationery, Note Books, Forms & Registers

اسلامی پردہ

سید کلیم احمد مجیب شیر تیماپوری۔ کارکن نشر واشاعت M.T.A

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

دین اسلام ایک کامل مذہب ہے اس میں انسان کو صرف عبادت کے ہی طریق نہیں بتلائے گئے بلکہ معاشرتی اور تمدنی احکام بھی اس وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں کہ ایک مسلمان ہر شعبہ زندگی میں ان سے ہدایت حاصل کرسکتا ہے۔

موجودہ زمانہ کا اسلامی معاشرہ قرآن و حدیث سے ناواقف محض ہے اور جو جانتے بھی ہیں انہوں نے اپنے مطالب کے مطابق ان احکام کو استعمال کرنا شروع کیا ہے اس مختصر سے مضمون میں اسبات کی کوشش کی گئی ہے کہ عورت کی حفاظت اور ان کے معاشرہ میں کردار کے متعلق پردہ کی رُو سے قرآن مجید اور بانی اسلام وخلفاء حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں چند گزارشات کروں عورت کی زبوں حالی کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ فرماتی ہیں۔

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی

اس صنف نازک پر سب سے بڑا احسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے آپ نے اس کی اُس بود و باش والی حالت سے جس کا ذکر قرآن مجید نے یوں کیا ہے۔

''جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی پیدائش کی خبر ملتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ سخت غمگین ہو جاتا ہے اور وہ لوگوں میں اس بری خبر کی وجہ سے چھپتا پھرتا ہے کہ آیا وہ اس ذلت کو قبول کرلے۔ یا اسے مٹی میں دبا دے۔ کتنا برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔ (سورۃ النحل ٦٠)

وہ معاشرہ میں ہر حق سے محروم ہوتی تھی اور اس کے ساتھ گھر کے خادموں اور لونڈیوں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ آپ نے اسے ہر دلعزیز اور گھر کی ملکہ بنادیا اور فرمایا معاشرہ میں عورتوں کے بھی وہ سارے حقوق ہیں جو کہ مرد کے ہیں اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔

ان احسانات کے ساتھ ہی اسے معاشرہ میں جینے کے احکام اور اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کیلئے چند احکامات بھی بیان فرمائے۔ انہیں میں سے ایک پردہ کا حکم ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (سورۃ الاحزاب رکوع نمبر ۸)

اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دے کہ اپنے اوپر اپنی چادریں اوڑھیں تاکہ وہ پہچانی نہ جائیں۔ اور ستائی نہ جائیں بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

حدیث شریف میں مذکور ہے کہ عورتیں اس پردہ کی رعایت کے ساتھ دینی اور دنیوی امور میں شریک ہوسکتی ہیں چنانچہ نبی کریمؐ کے عہد سعید میں جنگوں میں بھی عورتیں شامل ہوتی تھیں بلکہ ایک جنگ میں حضرت عائشہ نے ایک لشکر کی کمان بھی سنبھالی تھی۔ اور وہاں پر بیماروں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی بھی کرتی تھیں۔

اس واضح ارشاد کی روشنی سے پتہ چلتا ہے کہ پردہ کا حکم جائز آزادی میں روک نہیں بلکہ بے پردگی اور آزادی کے برے نتائج سے بچانے کیلئے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق فرماتے ہیں۔

''اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیل خانہ کی طرح بند رکھی جائے قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں وہ غیر مردوں کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کیلئے پڑے۔ ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے۔ لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے مساوات کیلئے عورتوں کی نیکی کرنے میں کوئی تفریق نہیں رکھی گئی ہے اور نہ ان کو منع کیا گیا ہے کہ وہ نیکی میں تفریق نہیں رکھی گئی ہے اور نہ ان کو منع کیا گیا ہے کہ وہ نیکی میں مشابہت نہ کریں اسلام نے یہ کب بتایا ہے کہ زنجیر ڈال کر رکھو اسلام شہوات کی بناء کو کاٹتا ہے۔ یورپ کو دیکھو کیا ہو رہا ہے۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ 430)

آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زنداں نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں جب پردہ ہوگا ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد عورت اکھٹے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں سیریں کریں۔ کیونکر جذبات نفس سے اضطرار ٹھوکر نہ کھائیں گے...... اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو۔ تو حفاظت کرو لیکن اگر حفاظت نہ کرو گے...... تو یاد رکھو ضرور وہ چیز تباہ ہوگی اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ میں آئے دن خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کیلئے دی گئی ہے''۔

(ملفوظات مسیح موعودؑ صفحہ ۳۳)

اسلام ہمیشہ مساوات کی تعلیم دیتا آیا ہے کسی کو کسی پر فوقیت بلاوجہ نہیں دی بلکہ فرمایا۔

ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔

تم میں سے سب سے معزز وہی ہے جو تقویٰ میں بڑھکر ہے۔ جہاں عورتوں کو پردہ کی پابندی کا حکم فرمایا وہیں معاشرہ کے مردوں کیلئے بھی حکم دیا کہ

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ۔ (النور:31)

تو مومنوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کیلئے بہت پاکیزگی کا موجب ہوگا جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے اچھی طرح خبردار ہے۔

یعنی عورتیں اگر اپنی طرف سے پردہ کا پورا اہتمام کر رہی ہوں پھر بھی اسکے ساتھ زیادتی کا خطرہ ہوسکتا ہے چونکہ جس معاشرہ میں وہ رہ رہی ہوتی ہیں اس میں ان کے علاوہ بھی وجود ہیں تو ان مردوں کیلئے بھی حکم دیا کہ دیکھو تم نے بھی حسین معاشرہ کے قیام میں یہ مدد کرنی ہے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھو تا غیر محرموں پر تمہاری نظر نہ جائے۔ اگر نظر جائے بھی تو عیسائیت کی تعلیم کیطرح ایکبار دیکھنا جائز نہیں بلکہ دوسرے ہی پل استغفار کے ساتھ اپنی نظریں پھیر لو۔ ایسی پاکیزہ تعلیم کسی بھی تمدنی و معاشرتی ماحول کو بنانے میں اور کوئی دوسری مذہبی کتاب پیش نہیں کرسکتی آنحضرتؐ نے راستہ کے حقوق کے متعلق بھی جہاں سے عورت و مرد کا گزر ہوتا ہے فرمایا

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ بامر مجبوری بیٹھنا پڑے تو؟ آپ نے فرمایا کہ اگر بیٹھنا ہی ہے تو پھر راستے کے حقوق ادا کرو صحابہ نے دریافت کیا یارسول اللہ! وہ حقوق کیا ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا نگاہ نیچی رکھنا یعنی گزرنے والی اجنبی عورتوں کو دیکھنے سے پرہیز کرنا سلام کا جواب دینا راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا اور ایک روایت میں ہے کہ بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا اور مصیبت زدہ کی تکلیف کو دور کرنا۔ (بخاری و مسلم)

یورو پین کلچر عورت و مرد کے اختلاط کے ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا انکی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس آزادی اور بے پردگی سے ان کی عزت بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کسقدر خطرناک ہوں گے۔ بدنظری ڈالنی اور نفس کے جذبات سے مغلوب ہو جانا تو انسان کا خاصہ ہے پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا۔ پردہ کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرت کا یقین ہے۔ دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے...... قرآن شریف نے (جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر حسب حال تعلیم دیتا ہے) کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے۔

قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ...... یہ وہ عمل ہے جس سے ان نفوس کا تزکیہ ہوگا''

(ملفوظات)

حضرت مصلح موعودؓ اس آزادانہ اختلاط کے متعلق فرماتے ہیں۔

''بدی کی جڑ مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط ہی ہے اگر اس جڑ کو قائم رکھا جائے تو بدی کے رکنے کا کوئی احتمال نہیں ہوسکتا...... اصل چیز جو پردہ کی جان ہے...... وہ دونوں کی نظر ملنے سے بچانا ہے اور جسم کا وہ حصہ جس پر نگاہ ڈالتے ہوئے آنکھیں ملنے سے رہ نہیں سکتیں یا اس امر کی احتیاط نہایت مشکل ہو جاتی ہے وہ چہرہ ہی ہے۔ عورت کا بلا حجاب مرد کے سامنے آنا اور اس کے ساتھ بے تکلف ہونا چونکہ انسان کے حیوانی تقاضوں کو جوش دلاتا ہے اور اسے جذبات کے گڑھوں میں دھکیل دیتا ہے اس لئے شریعت نے اس پر پابندی عائد کردی ہے اور عورت کو پردہ کا حکم دے دیا ہے''

(تفسیر کبیر جلد 5 صفحہ 298)

اسلام نے تمدنی و معاشرتی اصلاح کے پیش نظر عورت کو پردہ میں رہنے کا حکم دیا ہے آخر وہ پردہ ہے کیا؟ اور کس حد تک اور کس قسم کا ہونا چاہئے کیا یہ عورت کی ترقی میں روک تو نہیں بنتا؟ ان توہمات کا جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

''پردہ سے مراد وہ پردہ نہیں جس پر پرانے زمانہ

میں ہندوستان پر عمل ہوا کرتا تھا اور عورتوں کو گھر کی چار دیواری میں بند رکھا جاتا تھا اور نہ پردہ سے مراد موجودہ برقع ہے"۔

جہاں تک پردہ عورتوں کی ترقیات میں حائل ہونے کا تعلق ہے آپ فرماتے ہیں۔

"یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پردہ کی وجہ سے عورتیں ترقی نہیں کر سکتیں ان کی صحت خراب رہتی ہے مگر یہ بالکل غلط ہے وہ عورتیں جو بالکل بے پردہ پھرتی ہیں وہ کیا کر رہی ہیں جو پردہ کرنے والی نہیں کر سکتیں؟

جس وقت عورتیں اسلام کے احکام کے مطابق پردہ کرتیں تھیں اس وقت ان کی صحتیں بھی اچھی تھیں اور وہ جنگوں میں بھی شامل ہوتی تھیں اور دشمن کو مارتی بھی تھیں مگر بے نقاب پھرنے والی عورتیں کچھ بھی نہیں کر رہیں۔ دراصل صحت امید اور امنگ سے قائم رہتی ہے جب کسی میں امنگ ہی نہ ہو تو چاہے اسے پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا کر دو وہ نیچے ہی گرے گا اور اگر امنگ اور امید ہو تو خواہ لحاف اڑھا دو پھر بھی وہ بلند ہوتا چلا جائے گا...... پس یہ بالکل غلط ہے کہ پردہ عورتوں کی ترقی میں حائل ہے عورتیں پردہ میں رہتے ہوئے بھی ہر قسم کی ترقی کر سکتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عورتیں تعلیم یافتہ ہوں اور وہ خود شرعی پردہ پر عمل کریں اور دوسری عورتوں کو بھی بتائیں کہ پردہ کی پابندی کرتے ہوئے ہر قسم کی ترقی کی جا سکتی ہے"

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۳۰۲)

قرآن مجید پردہ کی تعریف یوں بیان فرماتا ہے کہ

قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ

(النور 32)

یعنی اور تو مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں۔ سوائے اس کے جو آپ ہی بے اختیار ظاہر ہوتی ہیں اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینہ پر سے گزار کر اس کو ڈھانک کر پہنا کریں" اور دوسری جگہ فرمایا۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔ (احزاب ع8)

اے نبی اپنی بیویوں بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دے کہ اپنے اوپر اپنی چادریں اوڑھیں تاکہ وہ پہچانی نہ جائیں۔ اور ستائی نہ جائیں اور بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

یعنی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حد سے بڑھی ہوئی بے حیائی انسان کو بدنما بنا دیتی ہے اور شرم و حیا انسان کو خوشنما و خوبصورت اور باوقار بنا دیتی ہے۔

مذکورہ بالا احکامات کی روشنی سے یہ بات صاف عیاں ہو جاتی ہے کہ پردہ کس قسم کا ہونا چاہئے۔ اور اس کے فوائد کیا کیا ہیں۔ اس کی حکمت کے متعلق اس آیت کی تفسیر حضرت مصلح موعودؓ یوں بیان فرماتے ہیں۔ وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ اس کے معنی یہی ہیں کہ سر سے اوڑھنی کو اتنا نیچا کرو کہ وہ سینہ تک آجائے اور سامنے آنے والے آدمی کو منہ نہ نظر آئے۔ یہ ہدایت بتا رہی ہے کہ عورت کا منہ پردہ میں شامل ہے۔ مگر بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ عورت کے منہ کا پردہ نہیں حالانکہ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ رسول کریمؐ نے ان آیات کے کیا معنی سمجھے اور پھر صحابہ اور صحابیات نے اس پر کس طرح عمل کیا؟ اس غرض کیلئے جب حدیث اور اسلامی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہیکہ اس وقت منہ پردہ میں شامل تھا...... وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں منہ چھپانے کا حکم نہیں ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ زینت چھپاؤ اور سب سے زیادہ زینت کی چیز چہرہ ہی ہے اگر چہرہ چھپانے کا حکم نہیں تو پھر زینت کیا چیز ہے جسکو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے؟

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۳۰۰)

یہ برقع جس کا آج کل رواج ہے صحابہ کے زمانہ میں نہیں تھا اس وقت عورتیں چادر کے ذریعہ گھونگھٹ نکال لیا کرتیں تھیں جسطرح شریف زمیندار عورتوں میں آج کل بھی رواج ہے۔ چنانچہ ایک صحابی ایک دفعہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ پردہ کا ذکر آگیا اس زمانہ میں برقع کی طرز کی کوئی نئی چیز نکلی تھی۔ وہ اس کا ذکر کر کے کہنے لگے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا کوئی رواج نہیں تھا۔ اس زمانہ میں عورتیں چدر اوڑھ کر گھونگھٹ نکالا کرتی تھیں۔ جس میں سارے کا سارا منہ چھپ جاتا تھا صرف آنکھیں کھلی رہتی تھیں۔ جیسے پرانے زمیندار خاندانوں میں اب تک گھونگھٹ کا ہی رواج ہے۔ (منقول از الفضل ۲۷ جون ۱۹۵۸ء)

حضرت مصلح موعودؓ قرآن مجید کی منشاء کے مطابق موجودہ زمانہ کا برقع جو بطور پردہ استعمال ہو رہا ہے کے متعلق فرماتے ہیں۔

میرے نزدیک نیا برقع جسے ٹرکی برقعہ کہتے ہیں پردہ کے لحاظ سے تمام برقعوں سے بہتر ہے بشرطیکہ وہ جسم کے اوپر لپٹا ہوا نہ ہو ...... سیدھا کوٹ ہو جو کندھوں سے پاؤں تک آتا ہو۔ ایسا کوٹ نہ ہو جو جسم کے اعضاء کو الگ الگ کر کے دکھاتا ہو۔ اگر اس قسم کا کپڑا جائز ہوتا تو جسم کے کپڑے ہی کافی تھے ان کے اوپر کسی اور کھلے کپڑے کا لینے کا قرآن مجید حکم نہ دیتا۔ اس برقعہ میں بھی فائدہ ہے کہ چونکہ ہاتھ کھلے ہوئے ہیں عورت سب قسم کے کام اس برقعہ میں بخوبی کر سکتی ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۵ نمبر 305)

قارئین کرام! جس صدی اور جس معاشرے میں ہمارا گزر بسر ہو رہا ہے اسے ترقی یافتہ زبان میں Generation next کہا جاتا ہے۔ اور یہ صد فیصد تقلیدی معاشرہ ہے۔ جس میں بغیر کسی فائدہ کے ہم اپنے اوپر بعض اس قسم کے تقلیدی کام لادلیتے ہیں جو کہ شرعی لحاظ سے ممنوع تو ہیں مگر ہم جواز ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر شرعی احکام میں انہیں تولا جائے تو ہم قطعی مرتکب گناہ ہیں اور اس دور میں جہاں تک اسلام کا تعلق ہے جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

تم ایک بہترین امت ہو جو لوگوں کو بھلائی کیلئے نکالی گئی ہو جو نیکی کا حکم دیتی اور بدی سے روکنے والی ہے۔ (ال عمران)

اور ہم پر بحیثیت مسلمان ہونے کے بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر ہمارے قدم ڈگمگائے اور ہم مغربی معاشرہ کی رو میں بہہ گئے جس کی روک تھام ہمارے ذمہ ہے تو ہم سے بڑا گنہگار کوئی نہیں ایک طرف تو ہم رسول کریمؐ کے احکامات کی نافرمانی سے خدا کے نافرمان کہلائیں گے تو دوسری طرف ہماری وجہ سے گمراہ ہونے والی قوموں کے ہم مجرم ہوں گے۔ لہٰذا ہمیں اطاعت رسول کا دامن ہرگز نہیں چھوڑنا چاہئے یہ امتحان کی گھڑی ہے۔ ہم نے ہر حال اس میں کامیاب ہونا ہے اور اپنی ہر خواہش پر احکام خداوندی و اطاعت رسول کو غالب کر کے دکھلانا ہے یہی ہمارا شیوہ اور مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ احباب جماعت کو متنبہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں" پس میں اس خطبہ کے ذریعہ ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں تنبیہ کرتا ہوں اور انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں...... پس آج میں اعلان کرتا ہوں کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو بے پردہ باہر لے جاتے ہیں اور مکسڈ پارٹیوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں اگر وہ احمدی ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان سے کوئی تعلق نہ رکھو۔ نہ ان سے مصافحہ کرو نہ انہیں سلام کرو۔ نہ ان کی دعوتوں میں جاؤ اور نہ ان کو کبھی دعوت میں بلاؤ۔ تاکہ انہیں محسوس ہو کہ ان کی قوم اس فعل کی وجہ سے انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے...... لیکن اگر تم ایسے لوگوں سے تعلقات رکھتے ہو جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو صرف وہی نہیں بلکہ تم بھی پکڑے جاؤ گے۔ خدا کہے گا کہ ان لوگوں کو تم نے اس گناہ پر دلیری اور جرأت دلائی اور انہوں نے سمجھا کہ ساری قوم ہمارے اس فعل کو پسند کرتی ہے۔

پس آئندہ ایسے احمدیوں سے تم نے مصافحہ کرنا ہے۔ نہ انہیں سلام کرنا ہے نہ ان کی دعوتوں میں جانا ہے نہ ان کو کبھی دعوت میں بلانا ہے نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا ہے...... بلکہ اگر ہو سکے تو ان کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا۔ (بیان فرمودہ ۶ جون ۱۹۵۶)

اللہ تعالیٰ کے حضور التجاء ہے کہ ہم اس کی کامل اطاعت کرنے والے ہوں اور اس کے کسی بھی حکم سے انحراف کرنے والے نہ ہوں اور اس کی غلامی کا جوا اپنی گردن پر ہمیشہ رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆☆

حرفِ نصیحت

نادان ظالموں کے نام

غیب سے گر خبر نہیں آتی
تو حقیقت نظر نہیں آتی
جو گھڑی ہاتھ سے نکل جائے
وہ کبھی لوٹ کر نہیں آتی
یہ عطائے کریم ہے ورنہ
عقل تو عمر بھر نہیں آتی
تیر ترکش کے تم چلا بیٹھے
اب کماں ہاتھ پر نہیں آتی
ہر جتن تم نے کر کے دیکھ لیا
اس کی نصرت مگر نہیں آتی
شرم اپنے کئے پہ ہی تم کو
شاید آ جائے ، پر نہیں آتی
روشنی لامکاں پہ جا پہنچی
کیوں تمہارے نگر نہیں آتی
بوئے گلشن تو کو بہ کو پھیلی
اک تمہارے ہی گھر نہیں آتی
ہم پہ سورج سدا چمکتا ہے
تم پہ لیکن سحر نہیں آتی
کون سمجھائے ، دھیان میں ان کی
بات میری اگر نہیں آتی
گرچہ ہے موت کا سفر درپیش
فکرِ رختِ سفر نہیں آتی
روزِ محشر جواب کیا دو گے
بات واں بول کر نہیں آتی
جب تلک آنکھ وا نہیں کرتے
بات بنتی نظر نہیں آتی

(عطاء المجیب راشد)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

ایک فتوئی کے بعد اتر پردیش میں دو سو نکاح دوبارہ پڑھے گئے

گاؤں والوں کو دیوبندی امام کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے کی سزا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیح و مہدی پر ہندوستان کے اُس وقت کے علماء سوء چراغ پا ہوئے کیونکہ مسیح وفت علیہ السلام کے اس دعویٰ کے بعد ان نام نہاد "علماء" کا تمام کاروبار زرگری ٹھپ ہو کر رہ جاتا تھا۔ اسلام کے اصلی چہرے سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے تمام گرد و غبار بدعتوں کے ہٹا دیئے تھے اور اس حسین چہرے کی موجودگی میں ان ناہنجار مولویوں اور ڈبہ پیروں کی وہ ناجائز آمد جو عشر، زکوٰۃ، صدقات، ان گنت چندوں اور قربانی کی کھالوں سے ہوتی تھی بند ہو جاتی۔ یہ ان ملاؤں کی موت و زندگی کا سوال تھا اور یہی وجہ تھی کہ انہوں نے حضرت افضل الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کے لائے ہوئے پیارے دین اسلام اور اس دین کو عملاً حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور ان کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں نے اپنے خون سے سینچا تھا محض اپنی نفسانی اغراض کیلئے مسلکوں اور عقیدوں کے نام پر ٹکڑے ٹکڑے کر کے خود اس دین کے ٹھیکہ دار بن بیٹھے تھے۔ نہ صرف یہ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف "الکفر ملة واحدہ" کے مصداق بن کر مجموعی طور پر حکم کفر لگا دیا۔

دین اسلام کے ان ٹھیکے داروں میں بریلوی اور دیوبندی فرقے پیش پیش رہے بھی ہیں اور ہیں بھی۔ ان کی آپس میں جوتیوں میں ڈال بٹتی ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے کو کیا سمجھتے ہیں کس حد تک اس نفرت و عناد کے گڑھے میں گرے ہیں اس کی ایک ہلکی سی جھلک ہندوستان میں سب سے زیادہ چھپنے والے انگریزی روزنامہ ٹائمز آف انڈیا نے اپنی اشاعت مورخہ ۷ ستمبر ۲۰۰۶ء کے صفحہ 4 پر دکھائی ہے۔ اس آرٹیکل کا ترجمہ بغرض اشاعت ارسال کر رہا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ (احقر العباد خاکسار عبدالسلام ٹاک از سرینگر کشمیر)

مراد آباد:: عابد علی اسی سال کی عمر کا ہے جہاں تک اس کی یادداشت کا تعلق ہے اس کی شادی پچھتر سالہ اصغری سے ہوئی تھی لیکن اس ہفتے اس کو نکاح میں ایجاب و قبول دوبارہ دوہرانا پڑا کیونکہ ایک اعلیٰ پایہ کے مولوی نے اس کا نکاح فسخ کر دیا۔ علی اکیلا نہیں تھا اہارولا کے گاؤں میں جو مراد آباد سے بیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے کے دو سو سے زیادہ میاں بیویوں کو اپنے نکاح دوبارہ کرانے پڑے۔

یہ کیا ہو گیا؟ ان بریلوی سنی مسلمانوں نے اپنے فرقہ کے مخالف ایک دیوبندی فرقہ کے مولوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا جرم کیا تھا۔

گیارہ اگست کے دن اس نماز جنازہ کی امامت مولانا حافظ ابو محامد نے اپنے چچا مدرسہ کے معزز استاد ماسٹر نزاکت حسین کی تدفین کے موقع پر کی تھی جو پچاسی سال کی عمر پا کر فوت ہو گیا تھا۔

اسی لئے تمام گاؤں والے جنہوں نے اس نماز جنازہ میں شرکت کی تھی بریلوی اور دیوبندیوں کی آپسی نفرت و عناد کی گہری خلیج میں گر گئے جو یوپی کے سنی مسلمانوں کے مابین وجہ دشمنی ہے نماز جنازہ کی امامت ایک دیوبندی محامد نے اس لئے کی تھی کیونکہ مقامی امام موقعہ پر حاضر نہ ہو سکا تھا۔

اسی بات نے مقامی بریلوی قائدین کو چراغ پا کر دیا۔ تدفین کے کچھ دنوں بعد ایک معمر شخص حاجی علی حسن مراد آباد گیا تاکہ مفتی عبد السنان کریمی (بریلوی مولوی) سے ملے اور اُسے یہ واقعہ کہ کس طرح ایک دیوبندی مولوی نے بریلوی فرقہ کے لوگوں کی امامت کی بتائے۔

جوابی حملہ میں پچھلے ہفتے مفتی نے فتویٰ دیا کہ حسین کی تدفین میں شریک لوگ مسلمان نہیں رہے بلکہ کافر ہو گئے۔

حالات کو پھر سے معمول پر لانے کیلئے لازم کر دیا گیا "توبہ کرو۔ کلمہ پڑھو اور نکاح پڑھاؤ"۔ (اب تک تقریباً ایک سو میاں بیویوں نے نئے نکاح پڑھوائے) مفتی کریمی نے فاتحانہ انداز میں ٹائمز آف انڈیا کو بتایا کہ اس بار ان نکاحوں میں کوئی نام و نمود نہیں دکھایا گیا۔ بنیادی ضرورت کو دو گواہان نے پورا کیا اس کے بعد کوئی دعوت یا تقریب نہیں ہوئی۔ مفتی نے البتہ اُن لوگوں کو معاف کیا جو دیوبندی مولانا کو نہ جاننے کی وجہ سے دھوکہ کھا گئے تھے۔ لیکن جو جانتے تھے انہیں قیمت چکانی پڑے گی۔ مولانا نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔

"یہ میرا ذاتی نظریہ نہیں ہے حقیقت میں یہ قدم آج سے سو سال قبل معروف بریلوی فرقہ کے علماء نے قرآن و حدیث کی مطابقت میں اٹھایا ہے"

پتبارہا کے چوکی آفیسر جے پال سنگھ کے بیان کے مطابق:۔

"اس فتویٰ نے پورے گاؤں کو جھنجھوڑ دیا ہے۔ اہارولا ایک پر امن گاؤں ہے جس نے جرم اور تناؤ دیکھا ہی نہیں۔ اُس کے کہنے کے مطابق یہ جگہ کچھ زیادہ ہی پر امن ہے کیونکہ آج تک، ہم نے یہاں سے ایک بھی ایف آئی آر نہیں دیکھی ہے۔ گاؤں کی آبادی اٹھارہ سو کے قریب ہے جس میں ۵۵ فیصد مسلمان ہیں اور اکثر آبادی غریب اور ان پڑھ ہے۔ یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ مفتی کے فتویٰ نے خوف زدہ کر کے انہیں فوراً نئے نکاح کی تقاریب بلانے پر مجبور کر دیا۔ گاؤں کے پردھان کے بھائی اکرم حسین کا بیان ہے کہ اکثر لوگوں نے شرم کے مارے مولوی کو گھر بلا کر نئے نکاح پڑھوائے۔ بہرکیف بہت سے لوگ ابھی بھی یہ سب کچھ نہیں سمجھ پا رہے ہیں پینسٹھ سالہ ریشماں کا کہنا ہے کہ میری سمجھ سے یہ بالاتر ہے۔ میرے خاوند اور بچوں نے مجھے بتایا مجھے نئی شادی کرنی ہے۔

(ماخوذ از انگریزی روزنامہ ٹائمز آف انڈیا نیو دہلی مورخہ 7 ستمبر 2006ء صفحہ ۴)

خلافت احمدیہ جوبلی کے سلسلہ میں

مقابلہ انعامی مقالہ نویسی

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے منظور فرمودہ پروگراموں میں سے ایک پروگرام یہ ہے کہ 2007 کے دوران خلافت احمدیہ کے عنوان پر تحقیقی مقالے لکھوائے جائیں اور ان میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعام دیئے جائیں۔ چنانچہ جوبلی کمیٹی قادیان نے مختلف طبقات کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل تفصیل کے مطابق چھ عنوان اور انعامات کی رقم مقرر کی ہے جس کی سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت منظوری مرحمت فرما دی ہے۔

عنوان	طبقات
۱۔ اسلامی خلافت کا تصور (خلافت کی اہمیت و ضرورت)	اراکین مجلس انصار اللہ بھارت کیلئے
۲۔ برکات خلافت دین کے استحکام کے لحاظ سے (خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے)	اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کیلئے
۳۔ برکات خلافت، خوف کو امن میں بدلنے کے لحاظ سے (خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے)	ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت کیلئے
۴۔ برکات خلافت اور قیام توحید	مبلغین کرام کیلئے
۵۔ خلافت علیٰ منہاج نبوت کی بشارت اور خلافت احمدیہ کا قیام	معلمین کرام کیلئے
۶۔ تنظیموں کے لحاظ سے خلافت ثانیہ کی برکات	اطفال و ناصرات الاحمدیہ کیلئے

شرائط: ۱۔ مقالہ کم از کم پچاس ہزار الفاظ پر مشتمل ہو

۲۔ اطفال و ناصرات کیلئے بیس ہزار الفاظ۔

۳۔ مقالہ کھلا کھلا صاف اور خوشخط ہو اور کاغذ کے ایک طرف لکھا جائے

۴۔ مقالہ بھجوانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2007 ہے۔

۵۔ تمام مقالے صدر کمیٹی مقالہ جات مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کے نام بھجوائے جائیں۔ (موصولہ تمام مقالہ جات کو چیک کر کے نتائج نکالنے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے)

انعامات: اطفال و ناصرات کے مقالوں میں سے اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے کو -/7000 روپے اور دوم کو -/5000 روپے اور سوئم آنے والے کو -/3000 روپے انعام دیا جائے گا۔ جبکہ دیگر پانچ طبقوں کے مقابلہ جات میں ہر طبقے میں اوّل دوم اور سوم آنے والے کو علی الترتیب -/9000 روپے۔ -/7000 روپے۔ اور -/5000 روپے انعام دیا جائے گا۔

(صدر جوبلی کمیٹی قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ هِیَ الدُّعَآءُ

(نماز ہی دعا ہے)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-6222, 2248-1652

2243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

رمضان المبارک کے آخری روز سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا

درس القرآن اور اجتماعی دعا

مورخہ 23.10.06 کو سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کے آخری دن ہندوستانی وقت کے مطابق ساڑھے چار بجے مسجد فضل لندن سے درس القرآن ارشاد فرمایا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی آخری تین سورتوں سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس کی تلاوت کی اور بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔ اور آخر پر اجتماعی دعا کرائی جس میں ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے ایک صد اسی سے زائد ممالک نے براہ راست استفادہ کیا۔ قادیان میں مرکزی مساجد اور لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ گھروں میں بھی احباب نے درس القرآن سنا اور دعا میں شرکت کی۔

قادیان دارالامان میں ماہ رمضان المبارک کے لیل و نہار

اللہ کے فضل سے رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں آیا۔ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی قادیان میں ماہ رمضان میں بہت عمدہ روحانی ماحول بنا رہا تمام مساجد نمازیوں سے بھری رہتی تھیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مسجدیں چھوٹی ہوگئی ہیں۔۔ اللہ کرے کہ یہ تڑپ ہمیشہ قائم رہے روزانہ صبح ساڑھے تین بجے سے خدام ٹولیوں کی شکل میں گلیوں میں گھوم گھوم کر ترانے اور نظمیں پڑھ کر لوگوں کو تہجد کیلئے بیدار کرنا شروع کرتے تھے صبح صبح یہ پیاری آوازیں سن کر دل کو بڑی تازگی ملتی تھی اللہ تعالیٰ بابرکت مہینے کی برکتوں سے سب کو مالا مال فرمائے۔

نماز تراویح: اس بار اللہ کے فضل سے رمضان المبارک میں جماعتی انتظام کے تحت آٹھ مساجد میں نماز تراویح پڑھے جانے کا انتظام رہا یہ مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ۔ مسجد ناصر آباد۔ مسجد دارالانوار۔ مسجد ننگل، مسجد نور، مسجد کاہلواں اور مسجد دارالرحمت ہیں۔ مسجد اقصیٰ کے سوا باقی تمام مساجد میں پردے کی رعایت سے مستورات کیلئے بھی نماز تراویح ادا کرنے کا انتظام تھا۔ حفاظ کرام نے بڑی محنت کے ساتھ اپنی اس ذمہ داری کو نبھایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جن حفاظ کرام نے یہ ذمہ داری نبھائی ان کے اسماء دعا کی غرض سے تحریر کئے جا رہے ہیں۔

مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب۔ مکرم حافظ شریف الحسن صاحب۔ مکرم حافظ اسلم احمد صاحب۔ مکرم حافظ نعیم پاشا صاحب۔ مکرم حافظ تنویر الحق صاحب۔ مکرم حافظ فیروز عالم صاحب۔ مکرم حافظ پرویز عالم صاحب۔ مکرم رحمٰن خان صاحب۔ مکرم ظفر اقبال صاحب۔ مکرم مسلم انصاری صاحب۔ مکرم سراج الدین صاحب۔

درس القرآن: اس سال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظارت اصلاح وارشاد کے زیر انتظام درس و تدریس کا انتظام عمدہ رنگ میں ہوتا رہا روزانہ بعد نماز ظہر تا عصر مسجد اقصیٰ میں درس القرآن ہوتا رہا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اس سال علماء کرام نے قرآن کریم کے پہلے پندرہ پاروں کی بہت عمدہ رنگ میں تفسیر پیش کی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جن علماء نے قرآن کریم کا درس دیا ان کے اسماء یہ ہیں

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد۔ محترم مولوی مظفر احمد صاحب ناصر۔ خاکسار سید مبشر احمد عامل۔ محترم مولوی قریشی محمد فضل اللہ صاحب۔ محترم مولوی شیخ مجاہد احمد صاحب۔ محترم مولوی سفیر احمد صاحب نسیم۔ محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم۔ محترم مولوی زین الدین صاحب حامد۔ محترم مولوی باسط رسول صاحب۔ محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر۔ محترم مولوی برہان احمد صاحب ظفر۔ محترم مولوی محمد حمید کوثر صاحب۔

درس الحدیث: دوران ماہ قادیان کی آٹھوں مساجد میں روزانہ بعد نماز فجر حدیث کا درس باقاعدگی سے ہوتا رہا۔ علماء کرام نے بڑے عمدہ رنگ میں تیاری کر کے اپنی اپنی باری کے مطابق درس دیئے اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

اعتکاف: آنحضرت ﷺ کی سنت کی پیروی میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں احباب اعتکاف کرتے ہیں امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعتکاف کرنے کی غرض سے بہت سے احباب و مستورات کی درخواستیں نظارت اصلاح وارشاد میں موصول ہوئیں لیکن نظارت اصلاح وارشاد کی جانب سے جگہ کی تنگی کے مدنظر 177 احباب و مستورات کو مختلف مساجد میں اعتکاف کرنے کی اجازت ملی اللہ تعالیٰ ان سب معتکفین معتکفات کے اعتکاف کو قبول فرمائے اور ان کی تمام دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اور سب کی زندگیوں میں یہ بابرکت مہینہ بار بار آئے اور اسکی برکات جاری وساری رہیں۔ (سید مبشر احمد عامل۔ مربی سلسلہ قادیان)

بھوبنیشور میں تربیتی جلسہ

بھوبنیشور میں 16.7.06 کو زیر صدارت مکرم سید خالد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی اور صدر انصار اللہ بھارت بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد محترم مہمان خصوصی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خلفاء کرام کی خدمت قرآن کی تفصیل بیان کی نیز نماز کی اہمیت وبرکات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بیش قیمت نصائح فرمائیں۔

احمدیہ مسجد برنو (ہماچل) میں درس القرآن

الحمد للہ 22.10.06 کو بعد نماز عصر ٹھیک چار بجے تا ۵ بجے احمدیہ مسجد برنو ہماچل میں درس القرآن کا انتظام کیا گیا جو خاکسار نے دیا درس میں درج ذیل نو مقامات سے بیس مرد اور دو عورتوں نے شرکت کی جماعت احمدیہ بڈیڑہ۔ پیرہ۔ نگلی جند بڑی۔ ڈنگولی۔ سلو۔ کھیڑا۔ کانگڑا۔ اور برنو شامل ہونے والے تمام افراد نے شام ۵ بجے سے ساڑھے ۵ بجے تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا بیان فرمودہ درس القرآن مورخہ 24 فروری 1994ء ایم ٹی اے پر دیکھا نیز تمام شامل ہونے والے افراد کیلئے اجتماعی طور پر افطاری کا انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ ہماچل کے نومبائعین کو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والا بنائے اور ہم سب کام کرنے والوں کو بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل)

سالانہ اجتماع وقف نو ساؤتھ زون کرناٹک

وقف نو ساؤتھ زون کرناٹک کا سالانہ اجتماع احمدیہ 15.16 جولائی کو مسجد ولسن گارڈن بنگلور میں زیر نگرانی مکرم برکات احمد صاحب سلیم سیکرٹری وقف نو منعقد ہوا۔ نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز کیا گیا نماز فجر کی ادائیگی کے بعد خاکسار نے درس دیا تمام احباب نے اجتماعی طور پر تلاوت قرآن پاک کی۔

ٹھیک ساڑھے دس بجے مکرم صوبائی امیر صاحب کرناٹک کی زیر صدارت اجتماع کے افتتاحی اجلاس کا آغاز کیا گیا۔ اس جلسہ میں محترم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر سیکرٹری مجلس کارپرداز مہمان خصوصی رہے۔ مکرم مصدق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور ترجمہ سنایا۔ مکرم ایوب رضا صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ مکرم سید اقبال پاشا صاحب سیکرٹری وقف نو بنگلور، مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ مرکرہ، مکرم صدر صاحب سورب نے موقعہ کی مناسبت سے تقاریر کیں مکرم مولوی شیخ محمد ذکریا صاحب مبلغ سلسلہ مرکرہ نے پانچ بنیادی اخلاق کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ مہمان خصوصی کے خطاب کے بعد محترم امیر صاحب نے وقف نو بچوں اور والدین کو نصائح کیں۔ دعا کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے ۔ اوّل دوم سوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے بہترین وقف نو طالب علم ہونے کا اعزاز عزیزم فیصل احمد سہگل اوّل عزیزم افضال احمد خان دوم اور عزیزم ندیم احمد وسیم سوم عزیزہ ہاجرہ تحسین سوم قرار دیئے گئے۔ واقفین نو بچوں کا میڈیکل چیک اپ ڈاکٹر سیدہ نصرت اقبال صاحبہ نے کیا نیز مفت ادویات بھی دی۔ شام ۵ بجے اختتامی پروگرام زیر صدارت محترم سیکرٹری صاحب وقف نو ساؤتھ زون کرناٹک شروع ہوا۔ مکرم نصیر احمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی محترم سیکرٹری صاحب وقف نو نے خطاب فرمایا۔ تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پزیر ہوا۔ دوسرے روز صبح ۹ بجے وقف نو بچوں اور والدین کو جناب ٹیپو سلطان کے مزار پر لے جایا گیا جو بنگلور سے ایک صد کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں بچوں نے دعا کی تاریخی معلومات حاصل کیں۔ شام ۸ بجے قافلہ واپس بنگلور آیا۔

شموگہ، سورب، ساگر، مرکرہ، بنگلور سے 35 وقف نو بچوں اور والدین نے اس مبارک اجتماع میں شرکت فرمائی محترم قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کی زیر نگرانی ہر خادم نے بڑی محنت سے اپنی اپنی ڈیوٹی ادا کی۔ انصار بزرگان نے بھی اس اجتماع میں تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر عطا فرمائے اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے اچھے ثمرات سے نوازے آمین۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

’’چکہ گنڈن ہلی‘‘ میں جلسہ پیشوایان مذاہب

سرکل تھلک کے سنٹر چکہ گنڈن ہلی (کرناٹک) میں 16.7.06 کو جلسہ پیشوایان مذاہب زیر اہتمام جماعت احمدیہ چکہ گنڈن ہلی منعقد کیا گیا۔ نزدیکی نومبائعین اور نو احمدی سنٹرز سلطانی پورہ، تمرپن ہلی اور رائن ہلی سے بھی معلمین کرام نے نومبائعین اور نو احمدی احباب کو شامل کیا مقامی نومبائعین کے علاوہ مقامی ہندو احباب اور پنچایت کے عہدیداران بھی شامل ہوئے۔ جلسہ ٹھیک چار بجے شام زیر صدارت مکرم سبحان صاحب صدر جماعت احمدیہ شروع ہوا تلاوت قرآن پاک مکرم داول صاحب معلم نے کی اور ترجمہ کنڑ زبان میں پیش کیا ساتھ ہی کنڑ زبان میں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا۔ بعدہ خاکسار نے قومی یکجہتی اور امن عالم کے موضوع پر Lokanna صاحب ممبر پنچایت نے آپسی بھائی چارہ اور دیہات میں علمی معیار کو بلند کرنے کے تعلق سے کی مکرم Malikarjuna صاحب ممبر پنچایت نے بھی بھائی چارہ اور ہمدردی بنی نوع انسان کے موضوع پر مکرم عبد القادر صاحب حوالدار پولیس محکمہ نے بھی امن عالم کے موضوع پر تقریر کی اور جماعت احمدیہ کی اس طرح کی امن و سلامتی کی فضا قائم کرنے کی کوشش کو سراہا۔ بعدہ مکرم ہنور صاحب سیکرٹری مال رائن ہلی نے دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی خدمات پر روشنی ڈالی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

دوران جلسہ تمام مہمانان کرام اور حاضرین جلسہ کیلئے مقامی جماعت کی طرف سے چائے اور بعد جلسہ کھانے

کا بھی انتظام کیا گیا۔ جہاں پولیس والوں کی طرف سے ایک حفاظتی دستہ اس جلسہ کیلئے متعین کیا گیا تھا۔ وہاں پولیس سب انسپکٹر صاحب بھی اس جلسہ کا معائنہ کرنے کیلئے تشریف لاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ ایک صد کے قریب حاضرین نے شرکت کی۔

(فضل حق خان، مبلغ سلسلہ سرکل انچارج تھلک)

انصار اللہ کے تحت کلکتہ میں خصوصی جلسہ

مسجد احمدیہ کلکتہ میں مجلس انصار اللہ کلکتہ کے زیر انتظام ایک جلسہ خصوصی جلسہ 9.7.06 کو منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم جناب محمد مشرق علی صاحب (صوبائی امیر بنگال اور آسام) نے فرمائی جناب محمد وسیم ساہی صاحب زعیم مجلس نے جلسہ کی غرض و غایت اور اہمیت بتائی مکرم عبدالقادر صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد زعیم صاحب نے عہد انصار اللہ دہرایا مکرم مبشر خان صاحب نے نظم پیش کی بعدہ مکرم جناب ایاز احمد صاحب بھٹی نے اپنی تقریر میں صحابہ رسول اللہ ﷺ اجمعین کی ایفاء عہد اور قربانی کے واقعات پیش کرتے ہوئے اصحاب احمد علیہ السلام کی بھی قربانیوں کی جھلکیاں پیش فرمائیں۔ بعدہ مکرم منیر احمد صاحب بانی نے مفید اور معلوماتی تقریر کی مکرم عدنان احمد سہگل سلمہ نے ایک نظم پیش کی بعدہ خاکسار نے صحابہ کرامؓ کی سیرت کے بعض نمایاں پہلو بیان کئے۔ آخر میں عزیزہ سطوت سلمہا نے نظم سنائی صدارتی خطاب و دعا کے بعد مجلس برخاست ہوئی اس جلسہ میں انصار خدام اور لجنہ نے بھی شرکت کر کے استفادہ کیا۔ (محمد فیروز الدین انور منتظم عمومی مجلس انصار اللہ کلکتہ)

کوٹپلہ میں تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ کوٹپلہ نے ۱۰ جولائی کو زیر صدارت مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت وایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان تربیتی اجلاس منعقد کیا، جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صدر اجلاس نے احباب کرام کو نماز باجماعت کے قیام اور اس کی برکات نیز خلافت کی برکات و اہمیت بیان کرتے ہوئے تمام انصار اور خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی صدر اجلاس کی تقریر کا خلاصہ اڑیہ زبان میں مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید نے سنایا اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ ابراہیم ناظم انصار اللہ اڑیسہ)

کرڈاپلی میں تربیتی اجلاس

کرڈاپلی میں ۱۰ جولائی کو ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد زیر صدارت محترم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت ہوا جس میں محترم الحاج شیخ عبد العظیم صاحب نے تربیت اور اعلیٰ اخلاق کے موضوع پر تقریر کی محترم مولانا مظفر احمد صاحب ناصر قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت و مدرس جامعہ احمدیہ قادیان، محترم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ و ناظم مجلس انصار اللہ صوبہ اڑیسہ نے تقریر کی آخر پر محترم مولانا منیر احمد صاحب نے خطاب کیا اور مختلف امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے زریں ہدایات دیں۔ (شکیل احمد نائب ناظم مجلس انصار اللہ اڑیسہ)

بھدرواہ میں ہفتہ قرآن مجید

جماعت احمدیہ بھدرواہ نے مرکزی ہدایت کے مطابق ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا جس میں احباب جماعت کثیر تعداد میں شامل ہوئے تلاوت و نظم کے بعد ہر روز ایک تقریر قرآن مجید کے فضائل و برکات اور تعلیمات کے موضوع پر ہوئی۔ آخری روز خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں خاکسار نے شکریہ ادا کیا۔

(ملک محمد اقبال۔ صدر جماعت)

پہلا سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ صوبہ ہماچل منعقدہ
۲۹/۳۰ جولائی ۲۰۰۶ء بمقام برنو (اونہ)

الحمد للہ صوبہ ہماچل پردیش کا پہلا سالانہ صوبائی اجتماع انصار اللہ مورخہ ۲۹/۳۰ جولائی ۲۰۰۶ء کو بمقام برنو (اونہ) منعقد ہوا۔ بفضلہ تعالیٰ اس اجتماع میں ایک صد پینتیس افراد شامل ہوئے جن میں انصار بزرگان کی تعداد ۷۵ تھی۔ اس اجتماع کی تاریخیں اور پروگرام اس ڈھنگ سے رکھے گئے تھے کہ جلسہ سالانہ لنڈن کے پروگراموں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات سے بھی انصار مستفید ہوسکیں۔ مورخہ ۲۸ جولائی کو ہی ایک بڑا TV مسجد احمدیہ اونہ میں رکھ دیا گیا تھا جو انصار ۲۸ جولائی کو برنو پہنچے انہوں نے خطبہ جمعہ کے علاوہ جلسہ سالانہ لنڈن کے دیگر پروگرام بھی دیکھے اور سنے۔

۲۹ جولائی کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اجتماع کا باقاعدہ افتتاح کیا گیا اس سلسلہ میں افتتاحی تقریب زیر صدارت مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نمائندہ صدر مجلس انصار اللہ بھارت منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت قرآن پاک عہد و نظم کے بعد مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر سرکل انچارج کانگڑہ نے انصار اللہ کی ذمہ داریوں کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم ناظم انصار اللہ صوبہ ہماچل نے انصار اللہ اور تربیت اولاد کے موضوع پر کی موصوف نے بتایا کہ گذشتہ سال قادیان میں تین صوبوں پنجاب، ہریانہ، ہماچل کا مشترکہ اجتماع ہوا تھا امسال بفضلہ تعالیٰ ہمیں الگ اپنا صوبائی اجتماع کرنے کی سعادت ملی ہے۔ جس میں الحمد للہ صوبہ کی ہر مجلس کی نمائندگی ہوئی ہے۔ بعدہ ناصرات نے ترانہ سنایا آخر پر صدر جلسہ نے انصار بزرگوں کو نصیحت کی اور بتایا کہ اجتماع کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ لنڈن کے پروگراموں سے استفادہ کریں نیز اجتماع کے بعد تربیتی کلاس سے بھی انصار بزرگ استفادہ کریں دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بعد ازاں بذریعہ M.T.A لنڈن سے حضور انور کا خطاب اور جلسہ کے دیگر پروگرام مسجد میں دکھائے گئے۔

مورخہ ۳۰ جولائی کو نماز تہجد باجماعت مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر نے پڑھائی بعد نماز فجر موصوف نے ہی درس دیا۔ ناشتے سے فارغ ہو کر انصار اللہ کے علمی مقابلہ جات تلاوت قرآن مجید، نظم، تقاریر وا ذان شروع ہوئے انصار بزرگوں نے جملہ پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ان مقابلہ جات میں صدارت و ججز کے فرائض مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر، مکرم مولوی نصیر احمد صاحب بھٹی سرکل انچارج، مکرم مولوی سفیر احمد شمیم صاحب نمائندہ انصار اللہ کے علاوہ خاکسار نے سرانجام دیے۔

ٹھیک ۲ بجے بعد نماز ظہر و عصر دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم ناظم انصار اللہ ہماچل شروع ہوا۔ جبکہ اس اجلاس میں مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ مکرم ماسٹر محمد انور صاحب آف کھٹھل نے تلاوت قرآن مجید کی اور عزیز گوہر مجید معلم سلسلہ نے نظم سنائی۔ اس اجلاس میں علی الترتیب مکرم گلزار علی صاحب معلم ہماچل، عزیز پیار دین معلم ہماچل، اور مکرم رفیق احمد صاحب طارق معلم ہماچل نے تقاریر کیں۔ مقررین نے اپنے اپنے قبول احمدیت کے واقعات سنائے اور احمدیت کے نتیجہ میں ہونے والے افضال الٰہیہ کا ذکر کرتے ہوئے احمدیت کے ذریعہ پیدا انقلاب پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مکرم شبیر احمد صاحب آف ہماچل نے نعت سنائی۔ آخر پر اس اجلاس کے مہمان خصوصی مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے انصار بزرگوں سے خطاب فرمایا۔ آپ نے نہایت مؤثر انداز میں انصار بزرگوں کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد اجتماع ختم ہوا۔ (صغیر احمد طاہر قادیان)

درخواست دُعا

صوبہ اترانچل میں جماعت کی طرف سے ہو رہے تبلیغی و تربیتی کاموں کو دیکھ کر ہمارے مخالفین شرپسند ملاؤں کے ساتھ ملکر ہمارے خلاف طرح طرح کی ناپاک سازشیں کر رہے ہیں نومبائعین کو زدوکوب کیا اور ڈرایا دھمکایا جارہا ہے معلمین و مبلغین کرام کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ صوبہ اترانچل میں احمدیت کی ترقی نومبائعین کی استقامت معلمین و مبلغین کرام کو میدان تبلیغ میں کامیابی ملنے مقبول خدمت دین بجالانے مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

(ایم مختار احمد شکیل بھٹی خادم سلسلہ احمدیہ اترانچل حال مقیم دہرادون)

بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین

مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چنتہ کنٹہ ۱۶ جولائی ۲۰۰۰ء کو وفات پا گئیں تھیں مرحومہ حضرت سیٹھ شیخ حسن احمدی آف یادگیر رضی اللہ عنہ صحابی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دختر تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور قرآن کریم سے بہت شغف رکھنے والی غرباء کی ہمدرد اور مہمان نواز تھیں خاص طور پر مرکزی نمائندگان کا احترام کرنے والی اور جماعتی مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں آپکا تابوت بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے آپکے دو بیٹے مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب صوبائی امیر آندھرا اور مکرم محمد زبیر صاحب اور دو بیٹیاں مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ نیز داماد مکرم عبدالصمد صاحب اور مکرم نصرت اللہ صاحب غوری لے کر ۴۔۱۰۔۰۶ء کو قادیان پہنچے اگلے روز بعد نماز عصر جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اپنے قرب میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور تمام پسماندگان و عزیز و اقربا کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواست دُعا

مکرم مظفر احمد صاحب مونگھیر آف بہار نے اپنا نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ کاروبار بابرکت ہونے نیز دینی و دنیوی ترقیات عطا ہونے، افراد خانہ کی صحت و سلامتی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے (مینیجر بدر)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
اللہ الیس عبدہ بکاف
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

بنگلہ دیش میں خانہ جنگی کے آثار۔ پورے ملک میں خونریز تصادم

آئندہ عام انتخابات کے پیش نظر وزیر اعظم بیگم خالدہ ضیاء کی جگہ نگران حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس کے ایم حسن کو نامزد کیا گیا حسن کو بیگم ضیاء کے پانچ سالہ دور حکومت کے اختتام پر سنیچر کے روز 28 اکتوبر کو عہدہ سنبھالنا تھا حسن کے نامزد کئے جانے کی مخالفت کرنے والی اپوزیشن پارٹیوں کی طرف سے ملک گیر مظاہروں میں 13 افراد ہلاک اور 2000 سے زیادہ زخمی ہو گئے۔ نگران حکومت کے چیف ایڈوائزر کے طور پر کسی غیر جانبدار شخص کی تقرری کے اپوزیشن پارٹیوں کے مطالبے کو حکومت کی طرف سے مسترد کر دیئے جانے کے بعد تشدد پھوٹ پڑا ہے۔ سب سے بڑی اپوزیشن پارٹی عوامی لیگ کی صدر شیخ حسینہ کی قیادت والا اپوزیشن اتحاد مسٹر حسن کو نگران حکومت کا سربراہ بنائے جانے کی مخالفت کر رہا ہے ان کا الزام ہے کہ مسٹر حسن بی این پی کے قریبی ہیں۔ تشدد بھڑک اُٹھنے اور 13 افراد کی ہلاکت کے مدنظر ریٹائرڈ چیف جسٹس کے ایم حسن نے نگران سرکار کی کمان سنبھالنے سے انکار کر دیا اگلے روز 29 اکتوبر کو بنگلہ دیش کے صدر تاج الدین احمد نے نگران سرکار کے سربراہ کے طور پر حلف لے لیا تا کہ دیش میں آئندہ جنوری میں چناؤ کرائے جاسکیں۔

اپوزیشن کا یہ مطالبہ ہے کہ وہ جسٹس حسن اور چیف الیکشن کمشنر جسٹس ایم کے عزیز کے علاوہ کسی بھی ایسے شخص کو قبول کرلیں گے جو آئین کے تحت اس ذمہ داری کا اہل ہوگا۔ دوسری جانب بی این پی کا کہنا ہے کہ وہ جسٹس محمد الامین چودھری یا جسٹس حمید الحق کو قبول نہیں کریں گے جن کی حمایت عوامی لیگ کر رہی ہے۔

اپوزیشن جہاں جسٹس چودھری کے نام کی حمایت کر رہی ہے وہیں برسر اقتدار جماعت چیف الیکشن کمشنر ایم کے عزیز کی حمایت کر رہی ہے۔ کچھ سیاسی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ صدر خود نگران ایڈمنسٹریٹر بننے کیلئے تیسرے اور چوتھے درجہ کی سیاسی جماعتوں کو راضی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قبل ازیں خالدہ ضیاء نے راجدھانی میں ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ صدر جو فیصلہ کریں گے ان کی پارٹی اسے تسلیم کرلے گی۔ دیگر جماعتوں کو بھی ایسا ہی کرنا چاہئے۔ قانون کے ماہرین کا کہنا ہے کہ صدر اسی صورت میں نگران حکومت کے سربراہ ہو سکتے ہیں کہ کوئی ریٹائرڈ چیف جسٹس یا ایسی کوئی غیر سیاسی غیر جانبدار شخصیت دستیاب نہ ہو جو تمام جماعتوں کیلئے قابل قبول ہو۔ دریں اثناء تشدد کے سلسلہ میں مزید تین افراد ہلاک ہوئے جس سے متوفیوں کی تعداد بڑھ کر 19 ہو گئی ہے۔

مرکزی ڈھاکہ میں ایک ریلی منعقد کی گئی جس میں ہزاروں مظاہرین نے شرکت کی ان کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں اور وہ نعرے بلند کر رہے تھے۔ ایک اعلیٰ سرکاری افسر نے صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ 20 سال سے زائد عرصہ میں بنگلہ دیش کبھی ایسے سیاسی بحران سے دو چار نہیں ہوا تھا۔ پولیس اور عینی شاہدین کے مطابق مظاہرین نے سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کیں۔ گاڑیوں کو پھونکا۔ بی این پی کے دفاتر اور کچھ وزراء کے مکانات میں آگ لگائی ہے۔ اپوزیشن کی غیر معینہ ہڑتال کی وجہ سے جنوب کے بندرگاہ چٹاگاؤں میں کام بند ہے۔ افسران اور ٹرانسپورٹ آپریٹروں کے مطابق ڈھاکہ اور ملک کے بقیہ حصوں کے مابین آمد و رفت رکی رہی۔ بنگلہ دیش میں ڈیڈ لاک جاری ہے اور سارے ملک میں خونریز تصادم ہو رہے ہیں جن میں اب تک 22 اشخاص ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے ہیں۔ مسلح افواج کو مختصر نوٹس پر الرٹ رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے کیونکہ دیش میں تشدد اور تیز ہونے کا خطرہ ہے۔

شمالی سری لنکا میں زبردست لڑائی ملک میں خانہ جنگی چھڑ جانے کا اندیشہ

سری لنکا کی حکومت اور باغی تنظیم لبریشن ٹائیگرس آف تمل ایلم (ایل ٹی ٹی ای) کے درمیان جنیوا میں بات چیت ناکام ہو جانے کے بعد شمالی سری لنکا میں زبردست فائرنگ کی گونج سنائی دی۔ فوج کے کنٹرول والے جافنا جزیرہ کے باشندوں نے کہا کہ دونوں فریقوں کے درمیان بھیانک فائرنگ ہو رہی ہے جسے دیکھ کر خانہ جنگی کے اندیشہ سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جنیوا میں دونوں فریقوں نے ناروے کے توسط سے الگ الگ بات چیت کی تھی اور اس بات پر بھی مفاہمت نہیں کر سکے تھے کہ کیا وہ مستقبل میں بات چیت کریں گے یا نہیں۔ اس پورے واقعہ کو مشاہد سفیر اور مقامی لوگ کافی سنجیدگی سے لے رہے ہیں حکام کا خیال ہے کہ بات چیت کے دونوں دن ایل ٹی ٹی ای جافنا کو جوڑنے والی اے ۹ شاہراہ کو کھولنے کا مطالبہ کرتی رہی۔ ناروے کے ثالث اعلیٰ ایرک سولہ مین نے بتایا کہ ایل ٹی ٹی ای اور حکومت نے یہی کہا ہے کہ وہ امن سمجھوتہ کے لئے پابند ہیں اور انہوں نے فوجی مہم شروع نہ کرنے کی بات کی ہے۔

پاکستان میں خودکشی کے روزانہ 21 واقعات انسانی حقوق کمیٹی کا انکشاف

پاکستانی وکلاء کی انسانی حقوق کمیٹی نے انکشاف کیا ہے کہ ملک میں اس سال کے ابتدائی ۹ مہینوں میں ۵ ہزار ۸ سو افراد نے خودکشی کی۔ یوں ملک میں ہر روز اوسطاً 21 سے زیادہ لوگ مختلف وجوہ کی بنا پر اپنی زندگی ختم کر لیتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار وکلا کی کمیٹی برائے انسانی حقوق کی جنوری سے ستمبر 2006ء تک پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتحال پر جاری کی گئی رپورٹ میں دیئے ہیں۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ ملک میں اسٹریٹ کرائم بڑھ رہا ہے اور یومیہ ڈھائی ہزار موبائل فون اور گاڑیاں چھیننے کے ۳ سو واقعات ہوتے ہیں رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اسٹریٹ جرائم کی شرح سب سے زیادہ کراچی میں ہے۔ پہلے ۹ ماہ کے دوران میں ملک بھر میں ۵ ہزار ۲ سو ۸۲ افراد ہلاک ہوئے جبکہ ۳ سو ۸۵ لوگ پولیس کے ہاتھوں مڈبھیڑ اور حوالات میں ہلاک ہوئے وکلاء کمیٹی برائے انسانی حقوق کی رپورٹ کے مطابق اس مدت میں ملک میں پانچ ہزار آٹھ سو افراد نے بھوک، غربت گھریلو جھگڑوں اور مایوسی کی بنا پر خودکشی کی۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ ملک بھر میں ۲ ہزار ایک سو عورتوں کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا اور ۳ ہزار ایک سو بچوں کو جنسی طور پر بدفعلی یا ہراساں کرنے کے واقعات پیش آئے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ ملک کی ۸۷ جیلوں میں ۹۰ ہزار قیدی ہیں جو ان کی گنجائش سے بہت زیادہ ہیں۔

وکلاء کمیٹی کے مطابق ملک بھر میں ۲ سو سے زیادہ لوگ گمشدہ ہیں جنہیں ریاستی اداروں نے اغوا کیا۔ ان لوگوں میں مذہبی تنظیموں کے ارکان اور بلوچ افراد شامل ہیں اور کمیٹی کا کہنا ہے کہ شبہ ہے کہ ریاستی ایجنسیوں نے ان افراد کو اپنی تحویل میں لیا وکلا کی تنظیم کے مطابق نواب اکبر بگتی کی ہلاکت کے بعد سرکاری اداروں نے ۶ ہزار افراد کو حراست میں لیا جن میں سے اکثریت کو بعد میں رہا کر دیا گیا لیکن سو افراد اب تک حراست میں ہیں۔

فرانس میں مسجد کی بے حرمتی کے واقعہ سے کشیدگی

شر پسندوں کے مشرقی فرانس اسٹری سورگ شہر میں ایک زیر تعمیر مسجد کی دیوار پر خون اور سور کا سر پھینکنے کے بعد کشیدگی پیدا ہوگئی۔ یہ اطلاع سیکورٹی حکام نے دی۔ فرانس یورپ میں مسلمانوں کی آبادی کے اعتبار سے سب سے بڑا ملک ہے جہاں تقریباً 50 لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ یہاں مسجدوں کی بے حرمتی کے واقعات اکثر رونما ہوتے رہے ہیں۔ گزشتہ مہینہ جب رمضان کا آغاز ہوا تھا تو ۲ مسجدوں کی دیواروں پر سواستکا (نازیوں کا نشان) اور نسل پرستانہ نعرے لکھے ہوئے پائے گئے تھے جبکہ ایک مسجد میں آگ لگادی گئی تھی۔ عوامی سیکورٹی کے ڈپٹی چیف ایرک کرسٹ نے بتایا کہ سور کا سر مذکورہ مسجد کی ایک کھڑکی پر رکھا ہوا تھا اور خون کے چھینٹے دیواروں پر تھے۔

مجھے خونی ملاں سے بچاؤ

صدر پاکستان جناب پرویز مشرف صاحب کی تقریر کا ایک اقتباس:

”ملک کو انتہا پسندوں اور دہشت گردوں سے خطرہ ہے۔ انتہا پسند شہریوں کو تقاریر اور مختلف طریقوں سے گمراہ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف پاکستان میں بلکہ پاکستان کو دنیا بھر میں خطرہ ہے۔ اس ملک کی عوام ان انتہا پسندوں اور دہشت گردوں کو مسترد کر دیں۔ یہ صرف ملک سے باہر بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ اگر ملک کو بچانا ہے تو مولویوں کو مسترد کرنا ہوگا...... میں ملک کو ڈوبتا ہوا نہیں دیکھ سکتا“ (روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد ۱۹ مارچ ۲۰۰۵ء صفحہ ۶)

تین ہزار ہندوؤں نے بدھ اور عیسائی مذہب اختیار کیا

ناگپور میں اجتماعی تبدیلی مذہب کے ایک پروگرام میں سینکڑوں دلتوں نے عیسائیت اور بدھ مذہب اختیار کیا۔ تبدیلی مذہب کے اس اجتماعی پروگرام کا انعقاد آل انڈیا کانفرنس آف شیڈولڈ کاسٹ اینڈ شیڈولڈ ٹرائب آرگنائزیشن اور آل انڈیا کرسچن کونسل نے عالمی یوم آزادی مذہب کے موقع پر کیا تھا۔ پروگرام کے منتظمین کے مطابق اجتماعی تبدیلی مذہب کے اس پروگرام میں اڑیسہ کرناٹک اور گجرات کے دلتوں نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر مظاہرین نے گجرات میں حال میں پاس ہونے والے تبدیلی مذہب مخالف بل کی کاپیاں نذر آتش کیں ان لوگوں نے گجرات کے وزیر اعلیٰ نریندر مودی کا پتلا نذر آتش کرنے کی بھی کوشش کی جس نے گجرات فریڈم آف ریلیجن (ترمیمی) بل 2006 ریاستی اسمبلی میں پیش کیا تھا بہرحال پولیس نے انہیں اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ جس کے بعد مظاہرین نے مودی مخالف نعرے بلند کئے۔ اس دوران مقررین نے بی جے پی حکومت والی ریاستوں میں مذہبی آزادی کی ناگفتہ بہ صورت حال پر گفتگو کرتے ہوئے ان ریاستوں کی حکومتوں پر شدید تنقید کی۔ 50 سال قبل ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے جب بدھ مذہب اختیار کیا تھا تو اتفاق سے وہ دن بھی عالمی یوم آزادی مذہب ہی تھا۔ یوم آزادی مذہب کے اس موقع پر بین الاقوامی مشاہدین جن میں سے چند کا تعلق امریکہ سے بھی تھا موجود تھے جنہوں نے تبدیلی مذہب کے اس پروگرام کا بغور مشاہدہ کیا جس کے بارے میں منتظمین نے دعویٰ کیا تھا کہ مذہب تبدیل کرنے والوں کو کسی طرح کی کوئی لالچ نہیں دی گئی۔ گلبرگہ میں بھی جاپان سے آنے والے بدھسٹ رہنما بنتے بودھی دھمہ کے سامنے ۳ ہزار سے زائد دلتوں نے بدھ مذہب اختیار کیا۔

بین کیمون اقوام متحدہ کے نئے سیکرٹری جنرل منتخب

جنوبی کوریا کے وزیر خارجہ بین کیمون کو باضابطہ طور پر اقوام متحدہ کا نیا سیکرٹری جنرل منتخب کرلیا گیا۔ ان کا انتخاب رائے شماری کے ذریعہ ہوا ان کے انتخاب کے سلسلے میں متعارف کی گئی قرارداد کو اقوام متحدہ کے 192 ملکوں نے نمائندوں نے اتفاق رائے سے منظور کرلیا۔ بن کیمون اقوام متحدہ کے موجودہ سیکرٹری جنرل کوفی عنان کے بعد عالمی ادارے میں اعلیٰ انتظامی عہدے سنبھالیں گے۔ بین برما کے یوتھانٹ کے بعد اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا عہدہ سنبھالنے والے پہلے ایشیائی ہوں گے۔ ☆☆☆

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

مستحق احمدی طلباء کے لئے تعلیمی امداد اور قرض کے حصول کے لئے مقرر کردہ معیار

1. پرائمری کلاسز (جماعت 1 تا 5) کے طلباء کے لئے نمبرات کا کوئی معیار مقرر نہیں ہوگا۔ مستحق طلباء کو پرائمری تعلیم کے اخراجات کے لئے حسب حالات کلی یا جزوی طور پر قرض یا امداد دی جائیگی۔

2. جماعت 6 سے 1+10 تک صرف وہی طلباء تعلیمی امداد یا قرض حاصل کرنے کے مستحق ہوں گے جنہوں نے گذشتہ جماعت کے سالانہ امتحان میں 60% یا اس سے زائد نمبر حاصل کیئے ہوں گے۔ مثلاً اگر کوئی طالب علم جماعت 6 کے لئے تعلیمی امداد/قرض کی درخواست دیتا ہے تو ضروری ہے کہ اُسنے جماعت 5 میں 60% یا زائد نمبر حاصل کیئے ہوں۔

3. ہائر سیکنڈری (10+2) گریجویشن (B.A., B.Sc., etc) اور پوسٹ گریجویشن (M.A., M.Sc., etc.) کے طلباء کو تعلیمی امداد یا قرض اُسی صورت میں دیا جاسکے گا اگر اُنہوں نے اپنے گذشتہ سالانہ امتحان میں 70% یا زائد نمبر حاصل کیئے ہوں۔

(الف) مثلاً اگر کوئی طالب علم B.A., B.Com., B.Sc. کے 1st year کے لئے تعلیمی امداد/قرض کی درخواست دے رہا ہے تو ضروری ہے کہ اُسنے 10+2 میں 70% یا زائد نمبر حاصل کیئے ہوں۔

(ب) اسی طرح اگر کوئی طالب علم B.A., B.Com., B.Sc. کے آخری سال (final year) کے لئے تعلیمی امداد/قرض حاصل کرنا چاہتا ہے تو ضروری ہے کہ اُسنے B.A., B.Com., B.Sc. کے 2nd year میں 70% یا زائد نمبر حاصل کیئے ہوں۔

(ج) اور اگر کوئی طالب علم M.A., M.Sc., M.Com. کے 1st year کے لئے تعلیمی امداد/قرض کی درخواست دیتا ہے تو ضروری ہے کہ اُسنے B.A., B.Com., B.Sc. کے final year میں 70% یا زائد نمبر حاصل کیئے ہوں۔

4. Professional courses (پیشہ وارانہ تعلیم) میڈیکل انجینئرنگ، آرکیٹکچر، لاء، چارٹرڈ اکونٹنسی (ACA)، کمپنی سیکرٹری (ACS)، کاسٹ اکونٹنسی (ICWA)، MBA وغیرہ اور دیگر سائنس سے متعلق Professional courses کے لئے صرف وہی طلباء تعلیمی امداد/قرض کے مستحق ہوں گے جن کو merit basis (بغیر ڈونیشن کی رقم ادا کئے) متعلقہ کورس میں داخلہ ملا ہو یعنی اُنہیں داخلی ٹیسٹ، انٹرویو، گروپ ڈسکشن، کاونسلنگ کی بناء پر داخلہ ملا ہو۔

5. تعلیمی امداد/قرضہ کے لئے صرف اُن مستحق طلباء کی ہی درخواستیں سفارش کے ساتھ بھجوائی جائیں جو مندرجہ بالا شرائط (1 تا 4) پر پورے اترتے ہوں۔ درخواست کے ساتھ DMC معیار پر داخلہ ملنے کا ثبوت تعلیمی اخراجات کا ثبوت ساتھ بھجوایا جائے۔ یہ بات ذہن میں رکھی جائے کہ صرف ٹیوشن فیس اور اخراجات کتب ہی کلی یا جزوی طور پر بصورت قرض یا امداد دیئے جانے کی گنجائش ہوگی۔ اسکے علاوہ کوئی دوسرے اخراجات نہیں دیئے جائیں گے۔

(II) ہر جماعت میں احمدی طلباء کی کارکردگی کا جائزہ

1. اپنے صوبہ/زون/جماعت کے ہر طالب علم (لڑکا/لڑکی) کی تعلیمی کارکردگی کا باقاعدہ جائزہ لیتے رہیں۔ اسکے لئے ایک رجسٹر بنایا جائے جس میں ہر جماعت کے طالب علم کے سہ ماہی/ششماہی/سالانہ امتحانات میں حاصل کردہ نمبرات کا تفصیل سے اندراج کیا جائے۔ نظارت تعلیم اس رجسٹر کا باقاعدہ جائزہ لے گی۔ اسی طرح ہر سال سالانہ امتحان کے بعد اپنی جماعت کے طلباء کے بارہ میں تعلیمی رپورٹ نظارت تعلیم کو بھجوائی جائے جس میں درج ذیل اعداد و شمار دیئے جائیں۔ (الف) تعداد طلباء (ب) 59% تک نمبرات حاصل کرنے والے طلباء (ج) 60%-69% نمبر حاصل کرنے والے طلباء (د) 70%-79% نمبر حاصل کرنے والے طلباء (چ) 80% یا زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء۔

2. جو طلباء جماعت 1 سے 1+10 تک 60% سے کم نمبر حاصل کر رہے ہیں اُن کی طرف خصوصی توجہ دی جائے تاکہ اُن کی کارکردگی میں بہتری پیدا کی جاسکے۔ اسی طرح ذاتی دلچسپی اور توجہ کے ذریعہ 10+2 اور گریجویشن یا پوسٹ گریجویشن کے طلباء کو تحریک کی جائے کہ وہ 70% یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

3. اپنی جماعت یا قریبی جماعت میں موجود احمدی اساتذہ کی مدد حاصل کریں اور انہیں تحریک کریں کہ ہفتہ یا پندرہ دن میں ایک بار احمدی طلباء کو رضاکارانہ طور پر ٹیوشن دیں تاکہ احمدی طلباء کی کارکردگی میں بہتری پیدا ہو۔

4. جماعت نہم، دہم، 1+10 اور 2+10 کے طلباء کی تعلیمی کارکردگی کا بغور جائزہ لیا جائے اور اسی طرح اُن کی دیگر صلاحیتوں، لیاقتوں اور قابلیت، بہتر رجحانات اور دلچسپی کا پورا جائزہ لیا جائے اور اس کی بناء پر اُن کی رہنمائی اور counselling کی جائے۔ ایسے طلباء کی رپورٹ نظارت تعلیم میں باقاعدہ بھجوائی جائے تاکہ نظارت تعلیم بھی اُن کے تعلیمی پروگرام کے بارہ میں اُن کی صحیح رنگ میں رہنمائی کر سکے۔

5. یہ بات ذہن میں مستحضر رکھیں کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی طلباء کے لئے یہ ٹارگیٹ دیا ہے کہ وہ اپنی کلاس/کالج/یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کریں اور 80% یا زائد نمبر حاصل کریں۔ احمدی طلباء کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے صوبہ کی بورڈ یا یونیورسٹی کی top ten فہرست میں شامل ہوں اپنی جماعت کے سیکرٹری تعلیم کو فعال بنائیں۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم حضور پرنور کی توقعات کو پورا کرنے میں کامیاب ہوں۔ آمین

اسی طرح طلباء اور والدین کو بھی اُن کی ذمہ داری کا احساس دلائیں اور ساتھ ساتھ اُن کی رہنمائی بھی کرتے رہیں۔ اس سرکلر کو نہایت اہم تصور کرتے ہوئے جملہ والدین، طلباء، سیکرٹریان تعلیم، احمدی اساتذہ الغرض جماعت کے ہر فرد کو اس کے مندرجات سے آگاہ کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو حضور انور کے ارشادات کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین (شیراز احمد۔ ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

نادار طلباء کو امداد تعلیمی فراہم کرنے کیلئے

صاحب ثروت احباب سے ضروری گزارش

مستحق افراد جماعت کی طرف سے ہندوستان بھر سے اپنے بچوں کی تعلیم کیلئے تعلیمی امداد فراہم کرنے کی درخواستیں نظارت تعلیم کو کثرت سے موصول ہوتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے نظارت کو ارشاد فرمایا ہے کہ نادار طلباء کے فنڈ کو مضبوط کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ نادار طلباء کے تعلیمی اخراجات کیلئے اعانت دی جاسکے۔

لہذا جماعت کے ایسے افراد جو اس فنڈ میں حصہ لینے کی حیثیت رکھتے ہیں اس ارشاد کی روشنی میں اپنے عطیات کی رقوم ''امداد نادار طلباء'' کی مد میں دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ارسال کریں اور نظارت کو بھی اس کی اطلاع بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

(شیراز احمد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

تعلیم القرآن کی رپورٹوں کے سلسلہ میں

تمام سرکل انچارج صاحبان کے لئے ضروری ہدایات

بھارت کے مختلف صوبہ جات میں متعین سرکل انچارج صاحبان تعلیم القرآن کی رپورٹیں بھجواتے وقت درج ذیل امور کا دھیان رکھیں۔

(1) رپورٹ میں تجدید کے خانہ کو ضرور مکمل کیا کریں جس سے جماعت کی معین تعداد کا علم ہوتا ہے

(2) یسرنا القرآن پڑھنے والوں اور ناظرہ قرآن مجید پڑھنے والوں کی معین تعداد کے ذکر کے ساتھ ساتھ وقف عارضی اور ایم ٹی اے سے استفادہ کی طرف ضرور دھیان دیں۔

(3) تمام معلمین کرام سے رپورٹیں حاصل کر کے یکجائی طور پر نظارت تعلیم القرآن میں بھجوایا کریں۔ رپورٹیں مرکز میں بھجوانے سے پہلے ہر رپورٹ کا خود بھی جائزہ لیا کریں اور قابل اصلاح امور کے متعلق معلمین کرام کو توجہ دلایا کریں۔ جن معلمین کی طرف سے رپورٹیں نہیں ملتیں ان کے اسماء اور پتہ جات بھی دفتر کو ضرور بھجوایا کریں۔

(4) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مختلف جگہوں پر تعلیم القرآن کے سلسلہ میں ٹارگیٹ دیئے گئے ہیں اس معینہ مدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر وقت اپنے ٹارگیٹ پورے کریں تاکہ اجتماعی طور پر تقاریب آمین کا انعقاد ہو۔

(5) جو مبلغین و معلمین کرام کسی سرکل کے ماتحت نہیں اور اپنی اپنی جماعتوں میں کام کر رہے ہیں وہ بھی باقاعدگی سے ہر ماہ تعلیم القرآن رپورٹ بھجوایا کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان)

2 and 3 Bed Rooms Flat

Independant House

All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Flat Available

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16161:: میں آفرین سلیم زوجہ سلیم احمد یاسین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندرآباد ڈاکخانہ سکندرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 14.9.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے حق مہر بذمہ خاوند 11000 روپے طلائی زیور ایک ہار 3 تولے۔ سیٹ مکمل۔ ۳ تولے دو کڑے دو تولے۔ دو جوڑی بالیاں ڈیڑھ تولے مع ایک ٹیکہ آدھ تولہ تین انگوٹھیاں ایک لچھا ڈیڑھ تولہ۔ کل وزن ساڑھے گیارہ تولے ۲۲ کیرٹ اندازاً قیمت 60,000 روپے۔ میرا گزارا آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی ایم رشید　　الامۃ آفرین سلیم　　گواہ سلیم احمد یاسین

وصیت 16162:: میں بشیرہ بیگم زوجہ محمد حبیب الدین قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سنتوش نگر ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.8.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے طلائی زیور ہار ایک عدد۔ نکلس ایک عدد۔ انگوٹھی ۴ عدد۔ لچھا ایک عدد۔ بالیاں دو جوڑی کل وزن 56 گرام اندازاً قیمت 30,000 روپے۔ مہر رقم جو وصول ہو چکی ہے 500 روپے۔ میرا گزارا آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد حبیب الدین　　الامۃ بشیرہ بیگم　　گواہ احمد عبدالحکیم

وصیت 16163:: میں محمد احسان اللہ ولد محمد عظمت اللہ نوجوان قوم احمدی پیشہ ٹیچر عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن چنئی ڈاکخانہ رویہ پیٹھ ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم بشارت احمد　　العبد اے محمد احسان اللہ　　گواہ ایم نظام الدین

وصیت 16164:: میں ٹی کے آمنہ زوجہ ولد محمد مانو بی قوم احمدی عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن النلور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.8.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ کل زیورات (گولڈ) 29 گرام ۲۲ کیرٹ کل زمین ایک ایکڑ جو خالی ہے اس کی قیمت تین لاکھ روپے ہے۔ سروے نمبر 22/26 میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے قمرالدین　　الامۃ ٹی کے آمنہ　　گواہ ایم عبدالبشیر

وصیت 16165:: میں ولیجہ ٹی اے زوجہ عبدالعزیز قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال تاریخ بیعت 1986 ساکن کاکناڈ ڈاکخانہ کاکناڈ ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل وغیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے زمین تین سینٹ جس میں شوہر نے مکان بنایا ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد نجیب خان　　الامۃ ولیجہ ٹی اے　　گواہ عبدالعزیز

وصیت 16166:: میں حلیم خان ولد رحمن خان قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نصیر احمد عارف　　العبد حلیم خان　　گواہ حافظ مخدوم شریف

وصیت 16168:: میں عبدالعزیز ولد قادر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 58 سال تاریخ بیعت 1986 ڈاکخانہ کاکناڈ ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے مکان رہائش معہ زمین 6.3/4 سینٹ نمبر SY225/11 قیمت 6,70,000 روپے مکان ۳ سینٹ پر جس کی زمین اہلیہ کی آبائی جائیداد ہے۔ جس پر مکان خاکسار نے بنایا ہے اس کا نمبر 212/8Az ہے قیمت اندازاً 1,00,000 روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از تجارت ایک ہزار روپے ملازمت سے 2007 روپے ماہانہ -/3007 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ارشاد　　العبد عبدالعزیز　　گواہ محمد نجیب خان

وصیت 16169:: میں شوکت احمد پی ولد کے محمد صالح قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے دو افراد کے ساتھ ملکر کاروبار کر رہا ہوں اس کاروبار میں میں نے اسی ہزار روپے جمع کیا ہے۔ ایک اسکوٹر میرے نام ہے جس کی قیمت 12000 روپے ہے۔ میرا گزارا آمد از کاروبار ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ این شفیق احمد　　العبد شوکت احمد پی　　گواہ پی شفیع احمد

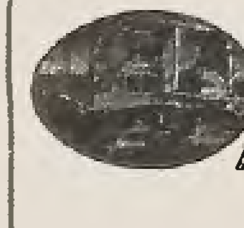

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

مچھروں سے بچاؤ کے طریق

ڈاکٹر نذیر احمد مظہر

مچھر کے کاٹنے سے ملیریائی بخار بکثرت پھیلتے ہیں جو ہر سال بے شمار قیمتی جانوں کے اتلاف کا باعث بنتے ہیں مچھروں سے نجات کیلئے ضروری ہے کہ ایسی جگہوں کا قلع قمع کیا جائے جہاں مچھروں کی افزائش نسل ہوتی ہے دوسرے ایسے طریق اختیار کئے جائیں کہ ان کے کاٹنے سے خود کو محفوظ کیا جاسکے اس مقصد کیلئے مچھر دانیوں کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔ نیز انہیں بھگانے کیلئے کئی ایسی تدابیر ہیں جو بہت موثر ہیں ایسی کیمیائی اشیاء کو جو مچھروں کو بھگانے کا کام کرتی ہیں انہیں مچھر بھگانے والی Mosquito Repeleents کہا جاتا ہے بعض چیزوں کو جلایا جاتا ہے اور ان کے دھوئیں سے مچھر بھاگ جاتے ہیں مچھر بھگانے کے لئے مختلف کمپنیاں Mat بھی تیار کررہی ہیں جو مخصوص قسم کے بجلی ہیٹروں میں لگاتے ہیں اور ان میں سے اٹھنے والی بھینی بھینی مہک سے مچھر بھاگ جاتے ہیں بعض ایسی کیمیائی چیزیں ہیں جن کی بو سے مچھر بھاگ جاتے ہیں یہ چیزیں تیل اور ویزلین وغیرہ میں ملاکر جسم کے ننگے حصوں پر مل لی جاتی ہیں بعض کیمیائی اشیاء کے چھڑکنے سے مچھر مرجاتے ہیں اور بو سے بھاگ جاتے ہیں ہم ذیل میں بعض ایسے فارمولے درج کرتے ہیں جو ہم نے خود تیار کرکے مفید پائے ہیں۔

مچھر بھگانے والی کیمیائی اشیاء::۔ ان میں سٹرونیلا آئل Citronella oil ہے۔ یہ Volatile Oil یا اڑ جانے والا تیل ہے جو Citron یعنی ترنج یا چکوترے کا خوشبودار تیل ہے اسے اردو میں روغن چکوترا کہتے ہیں یہ خارجاً مستعمل ہے۔ پرفیومری (خوشبوسازی) میں مختلف تیلوں کو خوشبودار بنانے کے کام آتا ہے اس کی خوشبو سے کیڑے مکوڑے اور مچھر نفرت کھاتے اور دور بھاگتے ہیں لہٰذا مچھروں کے بھگانے کے لئے اسے مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض طریقے درج ذیل ہیں۔

طریقہ نمبر 1: سٹرونیلا آئل ایک حصہ۔ وائٹ آئل یا تیل سرسوں خالص ۳ فیصد۔ خوشبو۔ روغن چنبلی یا روغن گلاب یا دیگر حسب پسند کوئی خوشبودار روغن (حسب ضرورت ملائیں)

تمام اجزاء کو باہم ملائیں اور Air Tight ڈھکنے والی بوتل میں محفوظ رکھیں۔ ننگے حصوں پر ملیں اگرچہ یہ مرکب زہریلا نہیں ہوتا تاہم منہ ناک اور آنکھ وغیرہ کو بچائیں۔

طریقہ نمبر ۲: سٹرونیلا آئل ایک حصہ۔ یوکلپٹس آئل (روغن سفیدہ ایک حصہ) مشک کافور ایک چوتھائی حصہ۔ وائٹ آئل یا تیل سرسوں خالص ۸ حصہ۔ خوشبو حسب پسند و حسب ضرورت۔ تمام اجزاء کو ملاکر بند بوتل میں رکھیں۔ ترکیب استعمال حسب ترکیب مذکورہ بالا۔

طریقہ نمبر ۳: پیرافین ہارڈ ایک حصہ۔ سٹرونیلا ایک حصہ۔ کافور ایک حصہ یا کم بھی کرسکتے ہیں۔ لیمن گراس آئل۔ خوشبو حسب پسند و ضرورت۔ ترکیب تیاری: ویزلین اور پیرافین کو کسی چھوٹے برتن میں ڈال کر گرم پانی کے کھلے بڑے برتن میں پگھلائیں یا بہت ہلکی آگ پر پگھلائیں کہ جلنے نہ پائے۔ باقی اجزاء شامل کرکے خوب آمیز کرلیں اور حسب طریق مذکورہ استعمال میں لائیں۔

طریقہ نمبر ۴: خالص ایسڈ کاربالک ۲ تا ۸ حصہ تیل سرسوں خالص یا وائٹ آئل یا ویزلین 98 تا 92 حصہ باہم خوب ملالیں اور آنکھیں منہ کان ناک وغیرہ بچا کر لگا کر سور ہیں انشاء اللہ مچھر پاس نہیں آئے گا۔ حسب طبیعت مشک کافور یا کسی خوشبو کا اضافہ کرسکتے ہیں۔ بچوں اور نازک مزاجوں کو ۲ حصہ والا مناسب رہتا ہے۔

یہی آئل اگر مٹی کے تیل اور پانی میں ملاکر چھڑکا جائے تو مچھر مرجاتا ہے اور اس کی بو سے بھاگ جاتا ہے۔

خانہ ساز میٹ:: عام میٹ کے سائز کا گتہ کاٹ کر کاغذ وغیرہ اتار کر اس کے اوپر چند قطرے سٹرونیلا آئل اور چند قطرے یوکلپٹس آئل اور دو قطرے کسی پسندیدہ خوشبو کے ڈال کر ہیٹر میں لگادیں تو انشاء اللہ تعالیٰ مچھر نہیں کاٹے گا۔ عام درمیانے سائز کے کمرے کے لئے یہ کافی ہے۔ اگر صرف سٹرونیلا آئل اور خوشبو کا استعمال کرلیا جائے تو بھی ٹھیک ہے۔ اگر بجلی نہ ہو تو لالٹین کی بتی ہلکی کرکے اس کی چھت پر رکھ سکتے ہیں یہ خانہ ساز میٹ اور دیگر طریقے جو اوپر مذکور ہوئے موثر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سستے بھی ہیں اور غریب لوگوں کی معاشی دسترس کے اندر ہیں نیز بے روزگار لوگ ان اشیاء کو پیک کرکے بطور روزگار اپنا سکتے ہیں ان چھوٹے چھوٹے کاموں میں خاصا مارجن ہے آپ اپنے بچوں کا پیٹ بخوبی پال سکتے ہیں ان میں معاشرے کی خدمت بھی ہے اور باعزت روزگار بھی۔

سٹرونیلا آئل یوکلپٹس آئل اور لیمن آئل تیار کرنے کی ترکیب

جو لوگ یہ آئل خود تیار کرنا چاہیں مندرجہ ذیل طریق سے تیار کرسکتے ہیں چکوترا کے تازہ چھلکے 100 گرام کچل کر ایک لٹر وائٹ آئل یا تیل سرسوں خالص میں ڈالکر کسی کھلے منہ والے شیشے یا چینی کے برتن میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں اور تین دن تک پڑا رہنے دیں۔ تین روز کے بعد یہ پہلے چھلکے نکال دیں اور تازہ ڈال دیں اسی طرح چار پانچ مرتبہ کریں اس کے بعد اس کو چھان کر محفوظ رکھیں اور استعمال میں لائیں سفیدہ کے نرم پتے کچل کر اسی مقدار میں ڈالنے سے اسی طریق پر روغن سفیدہ اور ایسے ہی روغن لیموں تیار کیا جاسکتا ہے یہ گھر پر تیار کئے جانے والے روغن بہت سستے پڑتے ہیں۔

☆☆☆

طلباء کیلئے مفید معلومات

اپنے بائیوڈاٹا کو موثر بنائیں

اپنی صلاحیت کو ظاہر کریں: آج کل زیادہ تر کمپنیاں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے تجربے والے ملازم کی مانگ کرتی ہیں خود کو منفرد ثابت کرنے کیلئے آپ اپنے بائیوڈاٹا میں اپنی ہائی ٹیک صلاحیت کو ظاہر کرسکتے ہیں۔ جیسے کہ آپ کوئی سافٹ ویئر پروگرام استعمال کرتے ہیں کمپیوٹر کی زبان جسے آپ سمجھتے ہیں وغیرہ کے متعلق معلومات دیں۔

بائیوڈاٹا کو صحیح ترتیب دیں: جب آپ اپنا بائیوڈاٹا بنائیں تب اپنی تعلیم یا کام کے تجربے میں سے کسے ترجیح دیں یہ طے کریں اور اسے سب سے اوپر رکھیں۔ فریش گریجویٹس اکثر اپنی تعلیمی صلاحیت کو بائیوڈاٹا میں ترجیح دیتے ہیں پیشہ ور اپنے بائیوڈاٹا میں اپنے کام اور تجربے کے برسوں کو ترجیح دیتے ہیں۔

بائیو ڈاٹا کا ڈیزائن: آپ کے بائیوڈاٹا کا ڈیزائن بھی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ یہ ایسا ہو کہ آسان الفاظ اور بغیر کسی گرافکس سے پڑھنے لائق ہو۔ ڈیزائن ایسا ہو کہ آپ کی صلاحیت، تجربہ اور تعلیم آسانی سے مل جائے بائیوڈاٹا کو متاثر کن بنانے کیلئے اس کی پرنٹنگ رنگین کاغذ پر کریں۔ پیشہ وروں کا اہم رنگ گرے ہوتا ہے۔

تین مرتبہ بائیو ڈاٹا کی جانچ کریں:: کمپنی کے پاس جب زیادہ بائیوڈاٹا جمع ہوجاتے ہیں تو قواعد اور الفاظ کی غلطی والے بائیوڈاٹا کو فوراً الگ کرلیا جاتا ہے اس لئے بائیوڈاٹا بنانے کے بعد اسے تین مرتبہ بہتر طریقے سے جانچ لیں اور ہوسکے تو اپنے بھروسے مند دوست سے اسے ایک مرتبہ پڑھالیں۔

درخواست دُعا

مکرم شاہد محمود صاحب آف امریکہ دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ چند ماہ قبل ہارٹ اٹیک ہونے پر Angioplasty کے ذریعہ ان کا علاج ہوا، ان کی مکمل شفایابی بہترین صحت دینی و دنیاوی ترقیات اور مقبول خدمات دینیہ کی توفیق پانے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

اعلان ولادت

خاکسار کی بیٹی عزیزہ منصورہ جابر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دس سال بعد بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت قانتہ صدف رکھا ہے۔ بچی مکرم عبدالجبار صاحب صدر جماعت احمدیہ مکرہ یوپی کی پوتی اور مکرم محمد فرید صاحب سولیجا قادیان کی نواسی ہے۔ قارئین بدر سے بچی کے نیک صالح خادمہ دین بننے کیلئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے اعانت بدر 50 روپے۔ (گلریز بانو سولیجہ)

بقیہ: اداریہ

کرتے جبکہ اللہ بہت ہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پھر فرمایا:۔

مَاالْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (المائدہ: 76)

یعنی مسیح ابن مریم میں اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ وہ صرف ایک رسول ہی تو تھے اور اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں اور ان کی والدہ راستباز تھیں یعنی اگر حضرت مسیح کو اللہ جل شانہ کا حقیقی بیٹا فرض کرلیا جائے تو پھر یہ ضروری امر ہے کہ یقیناً وہ دوسروں کی طرح ایسی والدہ کے اپنے تولد میں محتاج نہ ہوں جو باتفاق فریقین انسان تھی کیونکہ یہ بات نہایت ظاہر اور کھلی کھلی ہے کہ ایک جاندار کی اولاد اس کی نوع کے موافق ہوا کرتی ہے كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ یعنی وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے یہ بات بھی ظاہر کرتی ہے کہ حضرت مسیح اور ان کی والدہ دونوں انسان تھے اس لئے کہ خدا تو کھانے پینے کا محتاج نہیں۔ فرمایا دیکھو ہم کس طرح ان کی خاطر اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کدھر بھٹکائے جا رہے ہیں۔

پس حقیقت یہ ہے کہ جس جدید فلسفے کو موجودہ عیسائیت پیش کرکے اس پر فخر کرتی ہے اور پوپ صاحب اتراتے ہوئے سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ "بتاؤ محمد (ﷺ) نے نیا کیا دنیا کیلئے پیش کیا"۔

انکے پیش کردہ اس نئے فلسفے کی قرآن مجید نے قلعی کھول کر رکھ دی ہے پس عیسائی بھائیوں کو چاہئے کہ قرآن مجید کی طرف لوٹیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن عافیت میں پناہ لیں۔

آؤ عیسائیو ادھر آؤ نور حق دیکھو راہ حق پاؤ

آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ ہم ذات باری تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام کے تعلق میں بائیبل اور قرآن مجید کی تعلیم کا موازنہ پیش کریں گے (باقی) (منیر احمد خادم)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 2 November 2006 | Issue No. 44

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

آخری فتح ہماری ہے اور یقیناً ہماری ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی یہ خدا کا وعدہ ہے جس کا اس نے مسیح موعودؑ سے وعدہ فرمایا ہے

آج بھی وہ خدا جماعت احمدیہ کی حفاظت کیلئے کھڑا ہے آج بھی وہ اپنے بندے اور مسیح موعود کی جماعت کی دعاؤں کو سنتا ہے آج بھی تم دیکھو گے کہ دشمن کے ٹکڑے اڑائے جائیں گے چاہے وہ حکومتیں ہوں یا تنظیمیں، احمدیت کا ہر دشمن ناکام و نامراد ہوگا ، ہر احمدی کا کام ہے کہ صبر و استقلال کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے ان امتحانوں سے گزر جائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27/اکتوبر 2006ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج کل جماعت احمدیہ کے خلاف بعض ملکوں میں ایک مخالفت کی رَو چلی ہوئی ہے اب ان میں سری لنکا اور بلغاریہ بھی شامل ہو گئے ہیں۔ جس ملک میں بھی مسلمانوں کی کچھ تعداد ہو اور وہ ملک ترقی یافتہ نہ ہو تو وہاں عموماً دیکھا گیا ہے کہ احمدیت کی مخالفت ہوتی ہے بعض مسلمان ممالک جن کے پاس تیل کی دولت ہے اس بات کو کارِ ثواب سمجھتے ہیں کہ جہاں بھی احمدیت کا اثر ہو رہا ہے وہاں ضرور مخالفت کی جائے اور اس کام کے لئے وہ نام نہاد علماء میں جاتے ہیں جن کو صرف دنیا کی دولت کمانے سے غرض ہوتی ہے۔ بعض غریب حکومتیں امداد کی غرض سے بھی جماعت کی مخالفت کرتی ہیں جن میں افریقہ کے ممالک شامل ہیں جنہیں عرب ملکوں سے امداد کی توقع ہوتی ہے۔

لیکن ان حکومتوں کو جن کا دائرہ صرف دنیوی اسباب کے اندر ہے پتہ ہی نہیں ہے کہ اللہ جسے ہدایت دینا چاہے یہ لوگ زور لگانے کے باوجود اس ہدایت کو روک نہیں سکتے اور اگر ان میں ہمت ہے تو اس بات کو روک کر دکھائیں ۔ بظاہر تو یہ خوف پیدا کر سکتے ہیں لیکن ان عقل کے اندھوں کو اسلام کی تاریخ کا بھی علم نہیں کہ مومن ابتلاؤں اور امتحانوں سے گھبرایا نہیں کرتے ۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مخالفت کے بعد احمدیت کا قدم پہلے سے کئی گنا آگے چلا جاتا ہے ۔ ترقی کی رفتار پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے کیا یہ خدا کے مامور کے سچے ہونے کی علامت ہے یا جھوٹے ہونے کی لیکن جنکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے ان کے متعلق کیا کہا جا سکتا ہے۔؟

پس احمدیت کی مخالفت کی بجائے اپنی عاقبت کی فکر کریں لیکن اگر یہ مخالفت سے باز نہیں آتے تو ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس مخالفت نے ہمیشہ احمدیت کیلئے کھاد کا کام دیا ہے اور پہلے سے بڑھ کر ہم احمدیت کی ترقی کے راستے دیکھ رہے ہیں اس لحاظ سے ہم ملاؤں کے شکر گزار بھی ہیں۔

یہ نام نہاد علماء خود بھی تباہی کے گڑھے میں گرنے والے ہیں اور قوم کو بھی گرا رہے ہیں پس مسلمانوں کو ہوش کرنی چاہئے اپنی عقل سے کام لینا چاہئے ان گمراہ علماء کے پیچھے چلنے کی بجائے عقل کے ناخن لینے چاہئیں ۔ اللہ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی باتوں پر عمل کرنا چاہئے جو اللہ کی طرف جھکتے ہیں اللہ ان کی رہنمائی کرتا ہے اور روزانہ ایسی بیعتیں ہمیں ملتی ہیں جو اللہ کی رہنمائی کے نتیجہ میں احمدیت میں داخل ہوتے ہیں ۔ پس جب تک دلوں کو صاف کر کے ایک فکر کے ساتھ اللہ کے آگے نہیں جھکیں گے تو پھر اللہ بھی ایسے دلوں کو صاف نہیں کرتا پس احمدیت کی مخالفت کی بجائے اپنی عاقبت کی فکر کریں لیکن اگر یہ مخالفت سے باز نہیں آتے تو ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس مخالفت نے ہمیشہ احمدیت کیلئے کھاد کا کام دیا ہے اور پہلے سے بڑھ کر ہم احمدیت کی ترقی کے راستے دیکھ رہے ہیں اس لحاظ سے ہم ملاؤں کے شکر گزار بھی ہیں۔

پس ان ابتلاؤں سے احمدیوں کو گھبرانا نہیں چاہئے دنیا کے کونے کونے میں احمدی اپنی جانوں مالوں اور عزتوں کی قربانی پیش کرنے کیلئے تیار بیٹھے ہیں اور ہمیں یہ نظارے ہر جگہ نظر آتے ہیں پاکستان میں 1974 میں جماعت کے خلاف کیا کچھ نہیں کیا گیا لیکن اللہ نے ایک فرعون کو دوسرے فرعون کے ذریعہ پھانسی پر چڑھا دیا اور دوسرا فرعون ہواؤں میں ریزہ ریزہ ہو گیا یہ ہے خدا کے اس بندے کی صداقت کا اظہار اور قبولیت دعا کا نشان آج بھی وہ خدا جماعت احمدیہ کی حفاظت کیلئے کھڑا ہے آج بھی وہ اپنے بندے اور مسیح موعود کی جماعت کی دعاؤں کو سنتا ہے آج بھی تم دیکھو گے کہ دشمن کے ٹکڑے اڑائے جائیں گے چاہے وہ حکومتیں ہوں یا تنظیمیں۔ احمدیت کا ہر دشمن ناکام و نامراد ہوگا۔ ہر احمدی کا کام ہے کہ صبر و استقلال کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے ان امتحانوں سے گزر جائے آخری فتح ہماری ہے اور یقیناً ہماری ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی یہ خدا کا وعدہ ہے جس کا اس نے مسیح موعودؑ سے فرمایا ہے۔ اس لئے پاکستان کے احمدی بھی آج کل کے حالات میں خوب دعائیں کریں۔ ہندوستان کے احمدی بھی دعائیں کریں ہندوستان میں جہاں جہاں مسلم آبادی زیادہ ہے وہاں احمدیوں کی مخالفت ہو رہی ہے۔ بنگلہ دیش میں بھی ان دنوں مخالفت ہو رہی ہے انڈونیشیا میں بھی جماعتی عمارات پر پتھراؤ کیا گیا اور لوگ ان ملاؤں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ جن کو حکومتیں اپنے مقاصد کیلئے استعمال کرتی ہیں اور جو اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ فرمایا آج کل سری لنکا میں بھی ایک پاکستانی ملاں کے وہاں کی صوبائی حکومت سے تعلقات ہیں اور وہ باہر سے غنڈے لا کر احمدیوں پر حملے کروا رہا ہے۔ تمام دنیا کی جماعتوں سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ کے آگے جھکو اللہ کے آگے جھکو اور اللہ کے آگے جھکو یہ عارضی امتحان ہیں جو گزر جائیں گے ۔ دعائیں کریں اور دعائیں کریں اور خوب دعائیں کریں اللہ کے دشمنوں کی پکڑ کے نظارے ہم نے اس دنیا میں بھی دیکھے ہیں لیکن یہ اگلے جہان میں بھی پکڑے جائیں گے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی بعض دعائیں پڑھ کر سنائیں جن میں ایک دعا یہ ہے:{ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي } یعنی اے میرے رب ہر چیز تیری خادم ہے اے میرے رب میری حفاظت فرما میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش کر کے فرمایا احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا ایک باغ ہے خدا اس باغ کے پھلوں کے مبارک دن کا انتظار کر رہا ہے اس لئے سب مل کر صبر و استقلال کے ساتھ خدا کے حضور دعاؤں میں لگے رہو اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔